إن الإنسان لفي خسر

والتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر

العصر

پشاور پاکستان

ماهنامه

مدیر مسئول

مفتی غلام الرحمن

Scanned with CamScanner

ادارہ المعصر کے نمائندگان حضرات

(۱) خان بادشاہ صاحب :۔ سٹور چیراگز چراٹ سیمنٹ فیکٹری پوسٹ بکس ۲۸ ضلع نوشہرہ

(۲) مولانا فصیح الرحمن صاحب :۔ A/۲۲۹ بلاک اے شیر شاہ کالونی کراچی ۲۸۔

(۳) مولانا ظہیرالدین صاحب مہتمم :۔ مدرسہ علوم القرآن جامعہ مسجد اسامہ ڈھمریاں چھوڑ راولپنڈی۔

(۴) مولانا مفتی محمد کمیل :۔ منیر برادرز نیو روڈ منگورہ سوات۔

(۵) مولانا ضیاء الرحمن صاحب :۔ حبیب جنرل سٹور جان مارکیٹ رونڈی بازار جہانگیرہ ضلع نوشہرہ۔

[(۶)] شاہ نواز صاحب :۔ گاؤں باندہ منیر خان ڈاکخانہ سرائے نعمت خان ضلع ہری پور ہزارہ۔

[(۷)] عبدالرحمن وزیر :۔ معرفت حاجی نیاز بادشاہ فلائنگ کوچ اڈہ ٹل ضلع کوہاٹ۔

[(۸)] سعید خان و طاہر شاہ :۔ پاکستان ٹوبیکو کمپنی اکوڑہ خٹک ریڈ شفٹ خوشحال گروپ ضلع نوشہرہ۔

(۹) مولانا شمشاد علی صاحب :۔ ناظم اعلیٰ دارالعلوم سعیدیہ اوگی ضلع مانسہرہ۔

(۱۰) قاضی محمد طیب :۔ مقام عمرزئی ضلع چارسدہ۔

(۱۱) قاری محمد سلیمان صاحب :۔ خطیب و مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن مکی مسجد H.M.C ٹیکسلا

(۱۲) مولانا خلیل اللہ حقانی :۔ مقام روپ کسی تحصیل لالی ضلع بگرام

(۱۳) مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی :۔ خانیوال۔

(۱۴) مولانا مفتی سردار اللہ حقانی خطیب جامع مسجد عمر فاروق رضی اللہ عنہ نزد فوجی ہسپتال فرا

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

ماہنامہ العصر پشاور

اگست ۱۹۹۶ء / ربیع الاول ۱۴۱۷ھ

جلد نمبر ۲ شمارہ نمبر ۸

مجلس ادارت

سرپرست: شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہ

مدیر مسئول: مفتی غلام الرحمٰن (پی ایچ ڈی مدینہ منورہ)

نائب مدیر: مولانا ذاکر حسن نعمانی

اس شمارے میں

کرپشن کا بنیادی سبب — مدیر مسئول — ۲
محاسن القرآن (سورہ فاتحہ) — مفتی غلام الرحمٰن — ۶
محاسن الحدیث (درس بخاری) — محدث کبیر مولانا محمد حسن جان مدنی — ۱۰
فتاویٰ عالمگیر کا تعارف — ابصار عالم — ۱۵
قمار کے معیشت پر اثرات — مفتی ذاکر حسن — ۳۶
دارالافتاء — مفتی غلام الرحمٰن — ۴۲
تبصرہ کتب — مفتی عبدالولی — ۴۶
اخبار الجامعہ — مولانا حسین احمد — ۴۸

بدل اشتراک

فی پرچہ: ۷ روپے
سالانہ اندرون ملک: ۶۰
بیرون ملک: ۱۰ ڈالر

رابطہ

فون دفتر: ۰۵۱-۲۷۳۵۶۱۱

خط و کتابت

ماہنامہ العصر پوسٹ بکس ۱۲۰۹
جامعہ عثمانیہ پشاور کینٹ پاکستان

ترسیل زر

ماہنامہ العصر اکاؤنٹ نمبر ۸۸۰۷
یونائیٹڈ بینک
سنہری مسجد روڈ پشاور صدر

پبلشر

مفتی غلام الرحمٰن
مقام اشاعت: جامعہ عثمانیہ
نزد کوہ محسن خان نوتھیہ روڈ پشاور صدر

وحدت پرنٹرز پشاور

صدائے عصر

مدیر مسئول

کرپشن کا بنیادی سبب

کرہ ارض پر کوئی ملک ایسا نہیں جو مسائل کا شکار نہ ہو۔ اگر ترقی پذیر ممالک غربت
اور معاشی مسائل سے دوچار ہیں تو ترقی یافتہ ممالک بے روزگاری اور بدامنی جیسے مسا
گھیرے ہوئے ہیں۔ پاکستان ترقی پذیر ملک ہونے کی وجہ سے دیگر ممالک کی طرف کی
میں پھنسا ہوا ہے۔ آج کل ہماری مشکلات اور مسائل کا شمار آسان نہیں۔ معاشی
انتظامی اور آئینی میدان میں کئی ایسے مسائل ہیں جن کی وجہ سے زندگی عذاب بنی ہوئی
لیکن تمام مسائل میں کرپشن سرفہرست ہے۔ یہ ایسا قومی المیہ ہے جس نے پورے نظ
معطل کررکھا ہے۔ اور ملکی سطح پر اس کی ترویج کا یہ عالم ہے کہ گذشتہ ایام میں
میدان میں پاکستان کو میدان مارنے کے لئے معمولی محنت کی ضرورت تھی۔ معاشرتی
ملک ایسی بددیانتی کا شکار ہے کہ کسی پر دیانت کی حقیقت نہیں کھلتی۔ ہر ایک مجبوری
لے کر یہ برداشت کر رہا ہے۔ انفرادی طور پر اگرچہ قوت برداشت کی وجہ سے یہ آگ
رہتی ہے لیکن جب اردگرد کے ماحول کے کئی مصیبت زدہ اکھٹے ہو جاتے ہیں تو بے اختیا
کر "انقلاب" "انقلاب" کی چیخیں مارنے لگتے ہیں۔ معاشرہ کی زبوں حالی کو دیکھ کر کوئی
بننے کی خواہش میں مبتلا ہے اور کوئی " تحریک انصاف " کا جھنڈا بلند کر کے اقتدار
خوابیں دیکھ رہا ہے۔

تجزیہ نگاروں کے نزدیک اس قومی المیہ کے کئی اسباب ہیں۔ کوئی اقرباپروری اور قرابت د
اس کا سبب قرار دے رہے ہیں۔ کسی کو مہنگائی اور گرانی میں اس کی منحوس صورت
رہی ہے۔ کوئی حب مال کی نحوست کے شکاری کو مورد الزام ٹھہرا رہا ہے ممکن ہے جزوی
پر یہ تمام جراثیم اس قومی بیماری کی محرک ہوں کیونکہ عداوت، قرابت اور مال و دولت
انصاف کے لئے ڈھال بن جاتے ہیں۔ لیکن اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو کرپشن
ترویج میں بنیادی کردار "نام نہاد جمہوریت" کا ہے ہم نے جس نظام زندگی کو ترویج کا مو

اس کا ذمہ دار ہے۔ ہم جس نظام کو فلاح اور کامیابی کا ضامن سمجھتے ہیں وہی ہماری
اور ہلاکت کا پیغام ہے۔ ہم نے جس شکل میں جمہوریت اپنائی ہو سکتا ہو ہم نے جمہوریت
شاید بانیان جمہوریت کو خود یہ گوارا نہ ہو۔ ہمارے موجودہ نظام کی بنیاد کرپشن پر
نظام کا خوراک ہے۔ کرپشن اس کی توانائی ہے پھر اس کا تصور محال ہے کہ اس نظام
ہوتے ہوئے ملک میں کرپشن نہ رہے۔

طور پر اس نظام کو اختیار کرنے کے لئے اولین روز سے ہمیں بددیانتی اختیار کرنی
پارٹی کو بنیاد بنا کر ہم الیکشن جیتنے کی کوشش کرتے ہیں جس میں کسی کی اہلیت و
سے قطع نظر محض پارٹی کے ناطہ سے یا علاقائی اور برادری کے ناطے ووٹ لیا جاتا ہے
موجودہ وقت میں ہم اس مقام پر پہنچے ہوئے ہیں کہ پیسہ کا زور اور طاقت اس سے بڑھ گیا
پیسہ کے زور پر لوگوں سے ووٹ اکھٹے کئے جاتے ہیں۔ ووٹ کے ذریعہ ایسے نااہل لوگ
اسمبلی پہنچ جاتے ہیں۔ جن کا معاشرہ میں کوئی کردار نہیں ہوتا بلکہ عموماً ایسے شخص کا انتخاب
جاتا ہے جو بددیانتی میں ثانی نہیں رکھتا ہو۔ تعلیمی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ دستخط کی جگہ انگوٹھا
ہے۔ اس کے مقابلہ میں وہ شخص رہ جاتا ہے جو کسی عہدہ کے لئے اہلیت کے معیار پر
اترنے کا اہل ہو۔ گویا اہل کی جگہ نااہل کو اسمبلی بھیج کر ہم بددیانتی کی بنیاد رکھتے ہیں پھر
لوگ اکھٹے ہوں۔ ان سے دیانتداری کی توقع رکھنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔

اگر اس نظام کی خرابی یہاں رک جاتی۔ بالائی طور پر کوئی ایسا انتظام ہوتا کہ اس بددیانتی
تدارک ہوتا۔ لیکن اس نظام کے تحت معرض وجود میں آنے والی اسمبلی جب لیڈر یعنی
ایگزیکٹیو منتخب کرتی ہے تو اس میں پس پردہ ایسی غیر ملکی طاقتیں متحرک رہتی ہیں جو
اپنے اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لئے قوم کے نمائندوں کے ضمیر سے کھیلتی ہیں۔ ملکی
کا منہ کھول کر ممبران اسمبلی کی قیمت لگائی جاتی ہے۔ یوں لوٹا کریسی ترویج پائی ہے
کہ اس طریقہ سے جو حکومت بنے اس کا کردار کیا ہو گا؟ وہ قوم و ملک کے لئے کیا
گی؟ کیا اس کی شبانہ روز محنتیں اپنے اقتدار کے تحفظ اور ممبران اسمبلی کو خوش رکھنے
ہوں گیں۔ یا مصیبت زدہ اور فاقہ زدہ عوام کی بھلائی کے بارے میں سوچے گی چنانچہ
پروگرام یا تعمیر وطن یا غرباء کے تعاون کے مختلف ناموں سے ممبران اسمبلی کے منہ میں
موٹے نوالے پھینکے جاتے ہیں۔ ہر وقت ممبران اسمبلی کا ایسا رعب حکومت پر بیٹھا رہتا

ہے ان کے ناجائز مطالبوں سے ادنیٰ چشم پوشی اقتدار کا زوال ثابت ہو سکتا ہے۔
اس لئے ملک میں اگر غریب کیلئے قانون ہو۔ تو قانون بنانے والے خود اس سے م
جاتے ہیں جب حکومت خود اہلیت سے عاری ہو تو وہ کسی کی اہلیت کو کیا اعتبار دے
منصب و عہدہ کے لئے انتخاب میں میرٹ کا کیا لحاظ رکھے گی۔ چنانچہ آئے دن ہم دیکھ
کہ کسی غریب کا بیٹا خواہ کتنا ذہین و فطین کیوں نہ ہو کسی کلیدی عہدہ تک رسائی اس کے
ممکن نہیں رہتی جس کے لئے سرمایہ کے بل بوتے نااہل لوگوں کو بڑے سے بڑے عہ
سونپے جاتے ہیں یہ وہ وقت ہے جس کے بارے میں مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فر

اذا ضیعت الامانته فانتظر الساعته قال کیف اضاعتها
قال اذا وسد الامر الی غیر اهله فانتظر الساعته (رواه البخاری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سائل کو جواب دیتے ہوئے فرمایا جب امانت
کیے جانے لگے تو قیامت کا انتظار کرو۔ صحابی نے پوچھا۔ کہ امانت کیسے تلف ہو؟ آپ
فرمایا جب حکومت و سلطنت کا کام نااہل لوگوں کے سپرد ہوجائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔
بہرحال اس نظام کے تحت معرض وجود میں آنے والی حکومت یا اس کرپٹ نظام میں ب
چھوٹے ممبران سے معاشرہ کے کرپشن ختم کرنے کا مطالبہ کرنے تضییع وقت کے علاوہ
نہیں۔ کیا ملک کے مقتدر اعلیٰ اور مقننہ کو یہ پتہ نہیں؟ کہ اس معاشرہ میں رشوت کا با
گرم ہے یہاں پر مظلوم کا کوئی پوچھنے والا نہیں جرائم پیشہ لوگوں پر کسی کو ہاتھ ڈالنے
جرات نہیں لیکن حکومت نے کیا کارنامہ اس کے لئے سرانجام دیا ہے؟ یقیناً" اس کا جو
منفی رہے گا۔ آخر کار وہ پارٹی اور شخص کوئی ایسا قدم کیسے اٹھائے گا جس سے کل ا
ووٹ کے مفادات متاثر ہوں۔ اگر دوبارہ عوام کو احتیاج نہ ہو۔ شاید خوف خدا کرکے
ظالم کے خلاف کارروائی کرے اور مظلوم کی داد رسی پر آمادہ ہو۔ لیکن نام نہاد جمہوریت
چھتری کے نیچے سانس لینے والوں سے اس کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے
ان تمام خرابیوں کے ازالہ کے لئے کیا طریقہ اپنایا جا سکتا ہے کیا یہ بیماری لاعلاج ہے
معاشرتی بے راہ روی کو دیکھتے ہوئے اس کی تکمیل کا انتظار کریں جو خود اپنے انجام کو پہنچے
یا کسی متبادل نظام کے بارے میں سوچیں۔ میرے خیال میں کوئی دانشمند یہ فیصلہ نہیں کر
بیمار کی بیماری کو دیکھتے ہوئے اس کی موت کا انتظار کرے بلکہ متبادل طریقہ علاج

... اور خیر خواہی ہے اور اس نظام کے متبادل ہمارے پاس رب کائنات کا مقدس نظا...
یعنی اسلامی نظام موجود ہے جس کو اپنا کر ہم اپنی زندگی سنوار سکتے ہیں جس کی کامیابی
قطعی اور یقینی ہے ورنہ موجودہ نظام کے تحت زندگی گزارنا خسارہ ہی خسارہ ہے۔

والعصر ان الانسان لفی خسر

غلام الرحمٰن عفی عنہ
۲۸/۳/۲۰۱۷ء

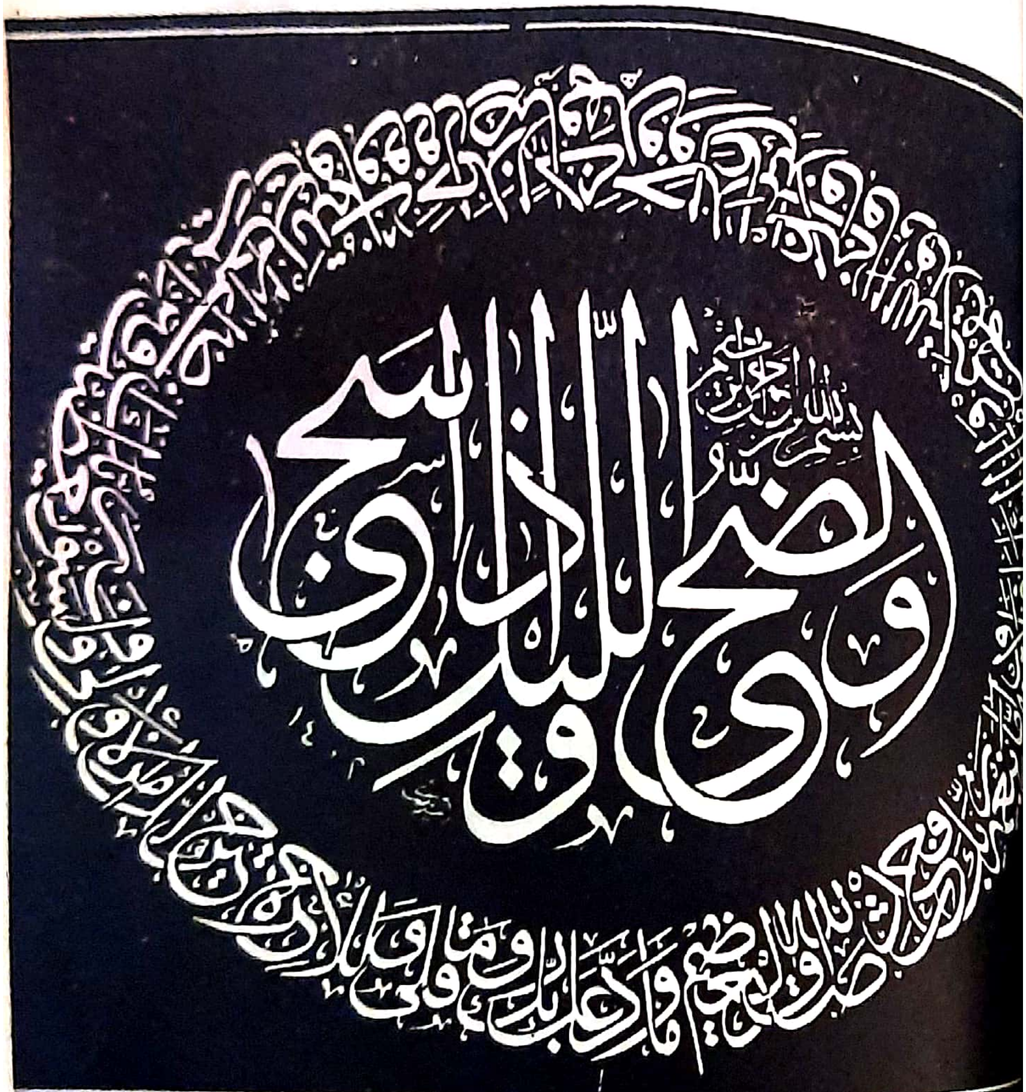

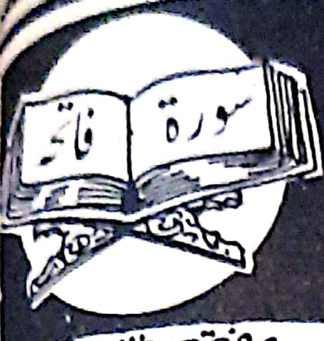

محاسن القرآن

مفتی غلام الرحمٰن

مقاصد و مطالب کا اجمالی تصور کتاب کے اولین صفحہ پر دکھائی دیتا ہے تاکہ آئندہ مضامین
تذکرہ اس کی تشریح کاکام دے سکے یہی وجہ ہے کہ نقش اول کسی کتاب کا آئینہ سمجھا
ہے۔ "سورت فاتحہ" درحقیقت کلام الہی کا "آغاز گفتنی" ہے۔ اگرچہ نزول کے اعتبار
سے اسکا مقام ومرتبہ پانچواں ہے لیکن ترتیب مصحفی کے اعتبار سے اس کو اولین رتبہ ملا۔ یہ
سورت فاتحہ کی عظمت کی دلیل ہے۔ کیونکہ جوبات زیادہ اہم ہوتی ہے۔ طبعی طور پر وہ نمایاں
جگہ میں اپنا مقام پیدا کرتی ہے سورت فاتحہ مضامین ومطالب کے اعتبار سے دیگر سورتوں میں
جب خاص اہمیت کا حامل رہی تو قرآن کا اولین صفحہ اس کے لئے موزون جگہ ٹھہری۔

سورت فاتحہ کی جامعیت۔

قرآن کے جملہ مطالب کے لئے سورۃ فاتحہ کی جامعیت اس کا طرہ امتیاز ہے۔ بلکہ اگر یوں کہا
جائے تو خلاف واقعہ نہیں ہوگا۔ کہ سورت فاتحہ تمام انبیاء علیہم اسلام کی تعلیمات کی اجمالی
فہرست ہے چنانچہ امام رازی فرماتے ہیں۔ کہ حضرت حسین نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی
ہدایت کے لئے ایک سو چار کتابیں بھیجیں۔ پھر سو کتابوں کے علوم ومعارف کا مجموعہ چار
کتابیں (تورات، زبور، انجیل اور قرآن) قرار دیں۔ پھر ان چار کتابوں کے مضامین کا منبع
قرآن مجید قرار دیا۔ اور قرآن مجید کے علوم و معارف کے رموز کا امین سورت فاتحہ کو بنایا۔
پس جس نے سورت فاتحہ کی تفسیر سیکھی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتاری گئیں تمام
کتابیں سیکھیں جس نے فاتحہ پڑھی۔ ایسا ہے جیسا کہ کسی نے چاروں کتابیں پڑھیں۔
(التفسیر الکبیر ج1/178)

ایک دوسری روایت کی رو سے حضرت ابوھریرہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ کہ سورت فاتحہ کی نظیر
رات میں نازل ہوئی نہ انجیل و زبور میں اور نہ خود قرآن میں کوئی دوسری سورت اس کی

[illegible] منقی ج ۱ ص ۱۲۲)

[illegible] جامعیت

[illegible] قرآنی تعلیمات کا کیسے جامع ہے؟ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مضامین [illegible]

[illegible] (۱) توحید (۲) رسالت (۳) احکام (۴) احوال قیامت (۵) ماننے والوں کے انعام
[illegible] ماننے والوں کے احکام سورت فاتحہ کے مطالعہ سے یہ واضح ہوتا ہے۔ کہ یہ [illegible]
اس سورت میں اجمالی طور پر بیان ہوئے ہیں۔ اور ہمارے شیخ حضرت [illegible]
[illegible] فرمایا کرتے تھے۔ کہ میرے شیخ حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ اس کی [illegible]
فرماتے کہ پورا قرآن چار حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ ابتداء سے لے کر سورۃ
[illegible] ختم ہوتا ہے۔ اس میں زیادہ تر زور اللہ تعالیٰ کی صفت خالقیت پر دیا جاتا ہے۔
[illegible] حصہ سورۃ کہف تک اللہ تعالیٰ کی ربوبیت بیان ہو رہی ہے۔ آگے تیسرا حصہ سورۃ
[illegible] جاری ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی صفت کارسازی زیادہ نمایاں ہے۔ اور آخری حصہ
[illegible] کے احوال کا آئینہ ہے۔ یہی چار مضامین سورۃ فاتحہ میں اجمالی طور پر بیان ہوتے ہیں
[illegible] یہ سورت پورے قرآنی علوم کے لئے جامع ہے۔ حضرت مولانا مفتی شفیع فرماتے ہیں
[illegible] قرآن کے مقاصد ایمان اور عمل صالح میں دائر ہیں۔ ان دونوں چیزوں کے بنیادی
[illegible] سورت میں بیان کئے گئے ہیں۔

[illegible] کی جامعیت اس اعتبار سے بھی نمایاں ہے۔ کہ قرآن انسان کو اس کے اصل مقام
[illegible] اور رب کائنات کی قدرت کی ہمہ گیری اور آفاقی حیثیت کی نشاندہی کرتا ہے۔ کہ
[illegible] کے ہر شعبہ اور ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی طرف محتاج ہے جبکہ اللہ تعالیٰ صفات
[illegible] موصوف ہو کر کسی کا محتاج نہیں اور یہی نسخہ تزکیہ نفس میں بنیادی طور پر استعمال
[illegible] کی تعبیر احسان سے ہوتی ہے کہ "واعبد ربک کانک تراہ فان لم
[illegible] فانہ یراک" قرآن کے مطالعہ سے جابجا یہی حقیقت نمایاں رہتی ہے سورت
[illegible] طور پر ان دونوں حقائق کا جامع ہے پوری سورت ایک طرف اللہ تعالیٰ کی صفت
[illegible] اور قدرت کی ہمہ گیری سے بھری پڑی ہے تو دوسری طرف انسان کے

Scanned with CamScanner

اصل مقام کی نشاندہی کرتا ہے کہ انسان ہر حالت ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی طرف ...
تعالیٰ کی ذات سے وابستگی، مشکلات میں اس سے مدد طلب کرنا اور مال و جان اللہ ...
دربار میں نذرانہ پیش کرنا انسان کے لئے گرانقدر سرمایہ ہے زندگی کے کسی مرحلہ پر ...
تیار نہیں ہو سکتا بلکہ ہر وقت ہدایت کا سوال کرنا اور منعم علیہم کے نقش قدم ...
معراج ہے

ترتیب مصحفی میں فاتحہ کی حیثیت

قرآن میں ایک سو چودہ ۱۱۴ سورتیں ہیں۔ چھوٹی سی چھوٹی سورت تین آیات پر مشتمل ... سورتوں کی موجودہ ترتیب مصحفی ہے۔ جس میں "فاتحہ" کو اولین مرتبہ حاصل ہے۔ اور ... کی ترتیب اس سے الگ ہے۔ اس میں فاتحہ سے قبل اقراء، نون مزمل اور مدثر نازل ... تھیں بعض علماء کے نزدیک ترتیب مصحفی صحابہ کرامؓ کے اجتھاد کا مرہون منت ہے۔ ... دور کی یادگار ہے جب قرآن کا جمع معروض وجود میں آیا لیکن جلال الدین سیوطی نے ... فی علوم القرآن" میں جس قول کو ترجیح دی ہے وہ یہ ہے۔ کہ ترتیب مصحفی میں بھی ... کوئی دخل نہیں۔ یہ ترتیب بھی وحی سے ہوئی۔

ترتیب معکوس کا حکم :۔ اس سے معلوم ہوا قرآن کے بارے میں جس ترتیب کو ... دیا جاتا ہے وہ صرف دو ہیں۔ اس لئے قرآن کی طباعت میں دونوں کی رعایت کی جائے ... ترتیب نزولی کی نسبت سے ترتیب مصحفی زیادہ مروج ہے تاہم بعض اسلاف کے ہاں ترتیب نزولی بھی مروج رہی۔ اس کے علاوہ بعض مطابع بچوں کے حفظ کی آسانی کے لئے قرآن ... کر پارہ عم ایسی ترتیب سے چھاپتے ہیں۔ کہ اس کی ابتداء "سورۃ الناس" پر اور اس کی ... سورۃ انبا پر ہوتی ہے۔ اگرچہ قرآن پڑھنے میں ترتیب مصحفی یا نزولی کا اعتبار ضروری ... لیکن طباعت میں تیسری قسم کی یہ معکوس ترتیب اختیار کرنا مناسب نہیں بلکہ یہ غلط فہمیوں کا منشا بن سکتا ہے۔ اس لئے ترتیب مصحفی کی رعایت کرنا زیادہ مناسب ہے۔

ترتیب مصحفی کے اعتبار سے سور کی تقسیم

ترتیب مصحفی کے اعتبار سے سورتوں کے اولین چار درجے ہیں۔

(۱) **السبع الطوال :۔** یہ قرآن کی بڑی سورتوں کا سلسلہ ہے۔ جو سورۃ البقرہ سے شروع ... سورۃ توبہ پر جاکر ختم ہوتا ہے۔

(اس کی) وہ سورتیں جن کی آیات کی تعداد ایک سو سے متجاوز ہوں۔ یا اس

... مئین کے بعد آنے والی سورتوں کے نام ہیں۔
... چھوٹی سورتیں جو "مثانی" کے بعد ہوں۔ پھر اس کے تین درجے ہیں۔
... مفصل :۔ تعیین میں متعدد اقوال ہیں ایک قول کے مطابق سورہ حجرات سے یہ سلسلہ
... ہوتا ہے۔ اور سورۃ "نبا" پر یہ سلسلہ ختم ہوتا ہے۔
... مفصل :۔ "سورۃ الضحیٰ" تک یہ سلسلہ ممتد ہے۔
... مفصل :۔ سورۃ الضحیٰ سے آگے آخر تک تک کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

فضیلت :۔ سورت فاتحہ کو یہ فضیلت حاصل ہے۔ کہ نماز کی ہر رکعت میں یہ ... ہے۔ شاید کوئی ایسا مسلمان ہو۔ جس کو فاتحہ یاد نہ ہو۔ بعض ائمہ کے نزدیک نماز ... فاتحہ پر موقوف ہے بخاری کی روایت ہے۔

... حذیفہ بن یمان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جبھی ... قوم پر اٹل عذاب کا فیصلہ کرتے ہیں جب کسی درسگاہ سے ایک بچے کے "الحمد للہ رب ..." پڑھنے کی آواز اللہ تعالیٰ (کمایلیق بشانہ) سن لیتے ہیں۔ تو (اس کی برکت ...) چالیس سال تک عذاب کا فیصلہ ٹل جاتا ہے (178/1)

سورت اور آیت کی حقیقت

... کے حصہ کے لئے "سورت" اور "آیت" کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ یہ دونوں اسماء قرآن ... خاص ہیں۔ حدیث یا کسی دوسرے علم کے کسی حصہ کے لئے ان کا استعمال ثابت نہیں ... سورت "لغت عربی کی رو سے "سور البلد" یا "سورالشراب" سے ہونے کا امکان ہے۔ لیکن ... قرآن کی عظمت اور رفعت کو مدنظر رکھتے ہوئے اول الذکر سے ماخوذ ہونے کا زیادہ امکان پایا ... ہے۔ کیونکہ "سورۃ" خود رفعت اور عظمت کے معنی میں مستعمل ہے جبکہ "سورالبلد" میں یہ حقیقت زیادہ پائی جاتی ہے۔ عربی کا ایک شعر ہے۔

الم تر ان اللہ اعطاک سورۃ
تری کل ملک دونھا یتذبذب

... قرآن کی روشنی میں آیت کی حقیقت علامہ آلوسی نے یوں بیان کی ہے۔ بقیہ ص ۱۴

ماهنامه العصر

مجالس الحدیث

محدث کشمیر مولانا حسن جان

باب اذالم یکن الاسلام علی الحقیقة

ضبط و ترتیب مفتی ذاکر حسن نع

جب اسلام حقیقت میں نہ ہو طرف ظاہری انقیاد ہو۔ یعنی اسلام علی وجہ الکمال نہ ہو مثلاً کس خوف کی وجہ سے مسلمان ہو۔ جیسا کہ اس آیت میں ذکر ہے۔ قالت الاعراب امن ایسے آدمی سے ایمان کی نفی ہوسکتی ہے۔ جب اس میں کامل درجہ کا ایمان موجود ہو تو مو کہلائے گا۔ حقیقت سے مراد کامل ایمان اور لم یکن علی الحقیقة یعنی لم یکن علی کمال الایمان۔ نفی ایمان کامل کی ہے۔ امام بخاروی اس باب میں ایما کے مراتب کا ذکر فرماتے ہیں۔ علامہ شبیر احمد عثانی فرماتے ہیں کہ آیت منافقین کے بار میں نہیں شارحین کے نزدیک آیت منافقین کے بارے میں ہے۔ کہ مراد اس سے بنو اس کے منافقین ہیں۔ لیکن علامہ شبیر احمد عثانی فرماتے ہیں کہ منافقین بلکہ ضعیف الایمان لوگ تھے۔ اس کی دو وجہیں ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ولما یدخل الایما فی قلوبکم۔ لما کا استعمال وہاں ہوتا ہے کہ کوئی چیز نہ ہو لیکن قریب الحصول ہو۔ ل میں جحد مطلقاً" ہے اور لما میں جحد مقید ہوتا ہے۔ یہ لما میں لم کا فرق ہ لما یرکب الامیر یعنی امیر سوار ہونے والا ہے اور لم یرکب الامیر کا معنی ہ ہے کہ امیر سوار نہیں ہوا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ لما یدخل لایمان فی قلوبکم ایمان ابھی پوری طرح تمہارے دلوں میں نہیں اترا۔ یعنی ضعیف الایمان تھے۔ ا کا دعویٰ ایمان کے بڑے مرتبے کا تھا حالانکہ اس تک ابھی نہیں پہنچے تھے۔ ایمان کے راس پر چل رہے تھے۔ آیت سے ضعیف الایمان لوگ مراد لینے کی دوسری دلیل یہ ہے کہ اللہ ن ان لوگوں کے ساتھ بعد کی آیت میں نرم لہجہ اختیار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے۔ ول تطیعو اللہ و رسولہ لا یلتکم من اعمالکم شیا" اعراب سے مراد اگر منافقین

ے ساتھ نرمی اختیار کرنے کا کیا مطلب۔ کیونکہ منافقین کے ساتھ قرآن مجید
استعمال کیا گیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ان المنفقین فی الدرک
النار دوسری جگہ ارشاد ہے ان المنفقین فی نار جہنم۔ لیکن اس
نے نرمی سے کام لیا کہ اگر حقیقت میں تم نے اللہ اور اس کے رسول کی
تمہارے اعمال کے ثواب میں کس قسم کی کمی نہ آئے گی تو علامہ عثمانی فرماتے
اس جگہ ایمان کا ذکر ہے۔ ان لوگوں کے کامل اور بڑے ایمان کا دعوٰی تھا حالانکہ ان
ضعیف تھا۔ تو اللہ نے فرمایا اتنے بڑے مرتبے والے ایمان کا دعوٰی نہ کرو۔ ہاں اگر
والے ایمان تک پہنچ گئے ہو ٹھیک ہے تو مقصود بیان ہے ایمان کے درجات کا۔
درجے ہیں۔ ایک وہ درجہ ہے جس پر ایمان کا اطلاق بمشکل ... ہے اور ایمان کی
اس درجہ میں صحیح ہے۔ یعنی اس درجہ میں ایمان کو معدوم سمجھ سکتے ہیں۔ دوسرا
ہے کہ جس میں ایمان کی نفی صحیح نہیں اس حدیث میں بعض معتزلہ کے عقیدہ کی
ہوئی جو کہتے ہیں ایمان صرف اعمال کا نام ہے۔ یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے یہ
شبیر احمد عثمانی کی رائے پر ہوتا ہے کہ اس باب میں دو ایمانوں کا ذکر ہے ایک بہت
ایمان جس سے ایمان کی نفی ہوسکتی ہے۔ اور دوسرا کامل ایمان۔ پہلی صورت میں
ضعیف الایمان تھے منافق نہ تھے۔ سوال یہ ہے کہ یہاں سے تو یہ معلوم ہوا کہ ان کا
انقیاد پر تھا۔ حقیقت پر مبنی نہ تھا اس کے اندر تو حقیقت میں ایمان نہیں طرف
ے یا کسی خوف کی وجہ سے مسلمان بنا ہے۔ اس کے اندر تو نفس ایمان نہیں پھر
ضعیف الایمان کہنا کیونکر صحیح ہوگا۔ اس کا جواب علامہ عثمانی خود ہی دیتے ہیں۔ اسلام
خوف اور قتل پر ہو تو اس کے تین مرتبے ہیں۔ دو مرتبوں میں یقیناً" کافر ہے۔
اس کا کوئی تعلق نہیں۔ تیسرے مرتبے میں ضعیف الایمان ہے۔ ایک یہ کہ ظاہر
اور دل میں اسلام کو کریہ اور برا جاننا ہو یہ یقیناً کفر ہے۔ دوسری صورت ہے کہ
وجہ سے اسلام قبول کرے اور دل میں اسلام کے لئے نہ بغض ہو نہ محبت درجہ
شی کے مرتبہ میں ہو یہ بھی کافر ہے۔ جیسے ایک آدمی خود کو نہ ہندو کہتا ہے
ب کو یکساں سمجھتا ہے ایسا آدمی کافر ہے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ بظاہر کی
ے مسلمان بن جائے اور دل میں اسلام کے ساتھ قدرے محبت بھی پیدا ہو

Scanned with CamScanner

"مومنا" وھو مسلم آپ اس کو مومن کہتے ہیں حالانکہ وہ مسلمان ہے
پر اعتراض ہے کہ "مسلما" مرفوع یعنی مسلم چاہئے تھا۔ منصوب پڑھنا صحیح نہیں ...
مبتدا مقدر کی خبر ہے اور خبر مرفوع ہوتی ہے تو علامہ عینی کی توجیہ ضعیف ہو...
او میں ہمزہ او واؤ الگ الگ نہیں بلکہ دونوں ایک میں یعنی او عاطفہ یا او ...
لئے ہے۔ اگر او عاطفہ بن جائے تو اس میں دو احتمال ہیں۔ او تنویع ...
تشریک کے لئے ہے اگر تنویع کے لئے ہو تو حضورؐ کے فرمان کا معنی یہ ہوگا ...
ساتھ "مسلما" بھی کہو۔ یعنی مومن بھی ہے اور مسلمان بھی صرف مومن پر اکتفا ...
ساتھ بطور تردید "مسلما" بھی کہو تو دونوں میں سے ایک بات تو ضرور صحیح ہوگی ...
غلطی نہ ہوگی مثلاً آپ کسی کے بارے میں کہیں کہ یہ فلاں آدمی ہے یا ہو سکتا ہے ...
تو آپ کو کوئی بھی جھوٹا نہیں کہے گا۔ اگر آپ کسی کے بارے میں صرف یہ کہیں ...
یہ فلاں آدمی ہے اور وہ بات غلط نکل آئی تو آپ جھوٹے ہوں گے۔ تو حضورؐ نے ...
قول کی تصحیح کے لئے او تنویع کا استعمال کیا تاکہ حضرت سعدؓ کا قول درست ہو جا...
شرکت کے لئے ہے۔ تنویع میں دونوں باتوں کا معا" ذکر ہوتا ہے اور تشریک علی سبیل ...
ایک کا ذکر ہوتا ہے کہ یہ بات کرو یا یہ۔ یعنی ایک کے ذکر پر اکتفاء کرو۔ مومن کو یا ...
اگر او اضراب کے لئے تو بمعنی بل ہوگا۔ جب سعدؓ نے او مسلما" کیا تو آپ ...
اضرابی کے ساتھ ایک جانب یقینی کردیا کہ "مسلما" کہو مومنا نہ کہو۔ تنویع اور تشریک میں ...
جانب بھی یقینی نہیں ہوتا اور او اضرابی میں ایک جانب یعنی اس غریب صحابی کا مسلم ...
یقینی ہے۔ نہ کہ اس کا مومن ہونا۔ اب حضرت سعد تھوڑی دیر کے لئے خاموش ...
حضرت سعدؓ سے دو طرح کی چوک ہوئی۔ لفظی اور معنوی۔ حضورؐ نے اول حضرت ...
لفظی اصلاح فرمائے لیکن وہ اس کو نہ سمجھ سکے۔ لفظی خطا یہ تھی کہ سعدؓ نے ایک شخص ...
مومن کا حکم لگایا حالانکہ ایمان کا تعلق دل سے ہے اور دل کا حال یقینی طور پر اللہ جانتا ...
اگر حکم لگانا ہے تو مسلم کہو کیونکہ اسلام کا تعلق انقیاد ظاہری کے ساتھ ہے۔ اسلام اور ...
کا فرق ہے کہ اگر اسلام ہو اور باطن کے موافق نہ ہو تو حقیقت ایمان نہیں۔ تو سعدؓ ...
یہ ہے کہ ایک شخص کو قطعی طور پر مومن کیا۔ لیکن حضورؐ نے فرمایا کہ کسی پر ایمان ...
قطعی حکم نہ لگاؤ۔ دوسری چوک حضرت سعدؓ کو یہ ہوئی کہ حضورؐ کا حضرت جعیل کو ...

کسی درجے میں اسلام کے ساتھ دلی تعلق پیدا ہو جاتا ہے کہ اس سے دل میں
کر اسلام غلبہ حاصل کر رہا ہے دن بہ دن ترقی کرتا ہے اطاعت گزاروں کی تعداد
ایسا آدمی ضعیف الایمان ہے آیت مذکورہ میں یہی مرتبہ مراد ہے۔ بقیہ دو درجے
مراد نہیں۔ استلام اور خوف میں تین صورتیں بن گئیں۔ یہ بات معلوم ہوگی کہ
عمل کا لیکن ایسا عمل جن کا تعلق اور موافقت باطن کے ساتھ ہو۔ اگر ظاہر اور
موافقت نہیں تو ایسا عمل یہاں مراد نہیں۔ بظاہر معتزلہ کے عقیدہ کی تائید نظر آئی
کے عقیدہ کی تردید کردی کہ ایمان صرف عمل کا نام نہیں۔ ورنہ اس آیت کا کیا
لمایدخل الایمان فی قلوبکم۔ حدیث کی شرح یہ ہے۔ حضرت سعدؓ
ہیں۔ حضورؐ کی والدہ کے خاندان سے ہیں یعنی بن زھرہ ہے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے
سعد میرے ماموں لگتے ہیں آپؐ کا یہ فرمانا عام محاورہ کے مطابق تھا۔ حضرت سعدؓ
عمر میں ایمان لایا تھا۔ ایران کو اس نے فتح کیا تھا۔ سن وفات 34ھ ہے۔ حضرت
آپ نے جعیل کو مال فیبی کیوں نہیں دیا۔ فواللّٰہ انی لا راہ مومنا"
فرمایا او مسلما" لا راہ پڑھنا چاہئے یا لا راہ۔ اگر آرہ صیقہ معلوم بن جائے
سر ہوگا۔ لا راہ کا یہ مطلب ہوگا لاعلمہ مومنا"۔ یعنی میں اس کو یقینی طور
کہ مومن ہے۔ راہ بمعنی اعلم کے لئے تین قرینے ہیں۔ (1) یہاں حضرت سعد
ہیں اور قسم یقینی بات کی کھائی جاتی ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ یہاں لام تاکید ہے
بھی یقینی چیز پر داخل ہوتا ہے یعنی اس کا یقینی ہے کہ جعیل مومن ہے۔ تیسرا
کہ بعد میں پھر فرماتے ہیں۔ ثم غلبنی ما اعلم منہ۔ بعد میں اعلم کے ذکر
ہوتا ہے کہ اراہ اعلمہ کے معنی میں ہے۔ الاہ صیغہ مجہول یہ رای سے ماخوذ
معنی ظن ہے الی لا راہ کا یہ معنی ہوگا کہ لاظنہ مومنا" تو قسم ظن پر کھائی
ظن یقینا" موجود ہے۔ مظنون پر نہیں کھائی۔ دوسری وجہ ہے کہ پیغمبرؐ کے سامنے
علم و یقین نہیں کر سکتا اس لئے یہاں ظن کا معنی زیادہ مناسب ہے۔ تو اراہ
بمعنی اعلم اور اراہ رای سے بمعنی اظن ہے۔ حضورؐ نے فرمایا او مسلما"
ان کو۔ او مسلما" میں دو احتمال ہیں۔ او الگ الگ دو حرف ہیں۔ یا ایک
بدرالدین عینی فرماتے ہیں۔ ہمزہ استفہام کا ہے اور واوٗ عاطفہ یعنی اتقول لہ

دنیا اس کو عتاب کی علامت سمجھا کہ شاید حضورؐ حضرت جعیل سے ناراض
معاملہ بالعکس تھا۔ تو آپؐ کی عطا عتاب تھا اور عدم عطاء محبت تھی۔ حضورؐ نے
اصلاح فرمائی بعد میں معنوی لیکن حضرت سعدؓ کا اس طرف دھیان نہ گیا۔ اس لئے
بار بار سفارش کی۔ اس لئے کہ حضرت سعدؓ اس بات کو نہ سمجھ سکے اور بار بار
سفارش اس لئے کہ جعیلؓ کا اخلاص اس کو معلوم تھا۔ مسلم شریف میں آتا
حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے حضرت سعد کے کندھے پر زور کی تھپکی دے کر فرمایا کہ کیا میر
جھگڑا کرتے ہو۔ حضورؐ نے فرمایا کہ مجھے بھی اس کا اخلاص معلوم ہے یہ میرا محبوب
اس کو نہیں دیتا۔ بلکہ اس کے مقابلہ میں ان لوگوں کو دیتا ہوں جن کے بارے میں خو
کہ مبادا عدم عطائیگی کی وجہ سے اسلام سے پھر کر جہنم کا ایندھن بن جائیں۔ یہ
القلوب میں سے ہیں۔ یکب اور اکب کا فرق ثلاثی مجرد لازمی ہوتے ہیں۔ باب
بن جائیں تو متعدی ہو جاتے ہیں۔ ہمزہ تعدیت کے لئے ہے۔ لیکن کب عجیب باب
جب ثلاثی مجرد ہوتو متعدی ہوتا ہے۔ اور باب افعال سے کردیں تو لازمی بن جاتا
یکب کا استعمال یہاں ثلاثی مجرد سے ہے۔ افمن یمشی مکباً علی وجہ
فاعل باب افعال سے ہے یعنی خود سرنگوں ہونے کو کہتے ہیں۔ اور کب فکبکبوا
ھم والغاؤن یہ لازمی ہے۔

○

بقیہ ص ۹

قران یشتمل علی ذی فاتحہ و خاتمہ

سورت قرآن کا ایک مستقل حصہ ہے اس کے تعین میں عقل کا کوئی مجاز نہیں بلکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس حصہ کو سورۃ منتخب کیا وہی سورت رہے گی۔ اس
کسی رد و بدل کی گنجائش نہیں پائی جاتی۔ مضامین کے اعتبار سے ہر سورت کا ایک خاص
ہے۔

Scanned with CamScanner

فتاویٰ عالمگیری

اورنگزیب عالمگیر نے اپنے عہد حکومت کے ابتدائی دور ہی میں مقدمات اور تنازعات و مسائل کو شریعت اسلامی کی روشنی میں تصفیہ کرنے کے لئے فقہ اسلامی پر ایک جامع کتاب تدوین کرائی جو ہندوستان میں فتاوی عالمگیری کے نام سے مشہور ہے۔ فتاوی کی تدوین کا کام تخت نشینی کے چار سال بعد ایک شاہی فرمان کے ذریعہ 1073ھ بمطابق ... شروع ہوا اور آٹھ سال میں یعنی 1081ء بمطابق 1670ء کو پایہ تکمیل کو پہنچا۔ یہ کتاب ... بعد فقہائے حنفی کے نزدیک مستند، معتبر اور جامع کتاب ہے جو نہایت ہی احتیاط اور ... طریقہ پر ترتیب دی گئی ہے۔ فتاوی عالمگیری قاہرہ میں بھی شائع ہو چکی ہے اور مشرق ... فتاوی ہندی کے نام سے مشہور ہے۔ فتاوی کا اصل نسخہ عربی زبان میں ہے اور چھ ضخیم ... مشتمل ہے۔ قاہرہ اڈیشن میں 3000 صفحات اور 1 لاکھ سطریں ہیں۔ کتاب کی ابتداء فقہ اور اصول فقہ کے ایک تفصیلی اور عالمانہ دیباچہ سے ہوتی ہے جو تین سو صفحات پر مشتمل ...

فتاوی عالمگیری کی ترتیب کسی وقتی مصلحت یا محض ایک شخص کی خواہش کا نتیجہ نہیں ... فتاوی کی ترتیب و تدوین کا اصل محرک مسلمانوں کا یہ شدید احساس تھا کہ ان کے اجتماعی ... فیصلہ کتاب و سنت کے مطابق ہو اور اسلامی قانون ملک میں یک رنگی کے ساتھ جاری و ... ۔ ایسی کتاب کی ضرورت ایک عرصہ سے محسوس کی جارہی تھی جو انفرادی فتاوی کے ... کو دور کردے اور قانون کی بنیادی کتاب کی حیثیت سے پوری مملکت میں استعمال کی جا ... لیکن محض سیاسی وجوہات کی بنا پر اس قسم کی کتاب کی ترتیب کے مواقع نہیں مل سکے ... اس کے لئے ضروری ہے کہ اورنگ زیب عالمگیر کے دور اور قبل کے سیاسی پس منظر کو بھی ... اس سے اندازہ ہوسکے گا کہ سیاسی حیثیت سے وہ کون سے تغیرات پیدا ہوگئے۔ جو ایک ... اور ہمہ گیر فقہ کی کتاب کے ترتیب دینے کا باعث ہوئے جو اپنے دور ہی میں نہیں بلکہ ... کے ہاتھوں سے حکومت جانے سے قبل تک مسلمانوں کے معاملات کے تصفیہ اور ... مملکت ہند کی عدلیہ کی بنیادی کتاب تھی اور آج بھی جس کی روشنی و ہدایات میں

باہمی معاملات تصفیہ پاتے ہیں۔

سیاسی پس منظر

ہندوستان میں مسلمانوں کے دور حکومت کی ابتداء صحیح معنوں میں غلاموں کے حکومت سے ہوتی ہے جن کا مقصد ہندوستان میں مستحکم اور پائیدار حکومت قائم کرنا تھا۔ ا یں مسلمانوں میں سیاسی اور فکری اتحاد تھا اور اس حکومت کے قیام استحکام کے لئے ضر کہ باہمی اختلاف پیدا نہ ہوں اس کے بر خلاف ہندوستان کے آبائی باشندے اور ہندو مسلم اس کامیابی سے بہت ہی ہراساں اور خوفزدہ تھے۔ ہندوؤں نے مسلمان حکومتوں یا امر تعاون اور میل ملاپ کرنے کے بجائے مستقل جنگ جاری رکھی۔ مسلمانوں کا سوشل بائیکا انہیں وہ ملیچھ' اچھوت اور نجس سمجھتے رہے۔ اس طرح دونوں گروہ اپنی علیحدہ علیحدہ صورت میں باقی تھے جن میں کوئی رشتہ اتحاد پیدا نہ ہوا تھا۔ لیکن اس صورت حال سے مطمئن نہیں تھے۔ ان کی یہ پالیسی رہی کہ ایک طرف عدم تعاون و اشتراک سے وہ ا خصوصیات کو محفوظ رکھ سکیں گے اور دوسری طرف اپنی قوت و شجاعت کے بل بوتے پر م کی حکومت ختم کردیں گے۔ اس لئے اس پالیسی پر وہ صدیوں عمل پیرا رہے اور آخری بار مقابلہ میں رانا سنگرام سنگھ راجپوتانہ نے تمام ہندو راجاؤں کا محاذ بنا کر بابر کو ہندوستان سے نکا آخری ناکام کوشش کی۔ رانا اپنی شجاعت کے لئے بہت مشہور تھا۔ لیکن راجپوتوں کی اس ن نے ان کی آئندہ کی توقعات پر پانی پھیر دیا۔ اور انہیں یہ مایوسی پیدا ہوئی کہ مسلمانوں کو قو بل بوتے پر نہیں نکال سکتے۔ ان کی پشت پر یہی ناکامیابی نہیں بلکہ اس قسم کی کئی ایک نا جسے وہ ماضی میں دیکھ چکے تھے موجود تھیں اس لئے دور اندیشی اور معاملات کو صحیح طور پر کرنے کے بعد آئندہ کے لئے جنگ و جدال' اختلاف اور عدم تعاون کی بجائے راجپوتوں کے بہت بڑے گروہ نے مسلمان حکمرانوں سے تعاون و اشتراک دوستی کی راہ و رسم اختیار راجپوت راجاؤں کی شہنشاہ اکبر سے اپنی لڑکیوں کی شادی بیاہ کے تعلقات کی ابتداء کی تحریک یا جذبہ کے تحت نہ تھی بلکہ راجپوتوں کی ایک نہایت ہی سوچی سمجھی اور گہری غور و نتیجہ تھا۔ اس شادی و بیاہ کے تعلقات سے ان کی پوزیشن مختلف ہوگئی۔ اب کھلم کھلا مخالفت میدان جنگ میں لڑ کر مقاصد حاصل کرنے کے بجائے حکومت کے معاملات اور کاروبار میں شر

Scanned with CamScanner

اقتدار طبقہ سے اپنے رشتہ استوار کرکے حکومت کی مشینری کو زیادہ سے زیادہ اپنے
ال بنانے کی کوششیں کیں یہی جذبہ اور خواہش تھی جس کی وجہ سے راجپوتوں
یں ان لوگوں کے حرم میں دنیا شروع کیں۔ جنہیں اب تک وہ ملیچھ اور ان کے سایہ
ور دام سمجھتے ہیں اور زندہ گرفتار ہونے کے بجائے چتا پر جل کر مرنے کو ترجیح دیتے

راجاؤں کا شہنشاہ اکبر سے یہ اشتراک ہندوستان میں مسلمانوں کے سیاسی ارتقاء میں
رکاوٹ ثابت ہوا اور رفتہ رفتہ اکبر ایسے کم اندیش بادشاہ نے ان نئے اثرات کو قبول کیا
ایسی اصلاحات کیں جو مسلمانوں کی دل آزاری کا باعث بنیں اور مسلمانوں کو بڑی مایوسی
اکبری دربار کے مورخ ملا بدایونی کو اکبر کی ان حرکتوں سے سخت کوفت ہوئی۔ وہ اپنے
اعزاز و احترام اور جاہ و مرتبہ کو خطرے میں ڈال کر اکبر کی مخالفت پر کمربستہ ہوا۔ اکبر کو یہ
سوار ہوا کہ وہ مسلمانوں اور ہندوؤں کی تفریق ختم کرے اور دونوں کو اپنے گرد جمع
چنانچہ دین الٰہی کے نام سے ایک نئے مذہب کی ابتداء کی۔ اس کے علاوہ متعدد ایسے
اصلاحات نافذ کیئے۔ جس سے اسلام کی بنیادی تعلیمات بھی مجروح ہوئیں اور مسلمانوں
ن بھی پارہ پارہ ہوئی۔ مسلمانوں کے حساس اور باشعور طبقہ کو اکبر کی اس پالیسی سے سخت
خطرہ محسوس ہوا۔ کہ مسلمانوں کی سیاسی وحدت اور ان کی قومی و ملی
فۃ انہیں یہ
کو سخت خطرہ ہے۔ مسلمانوں کی تہذیب و کلچر میں مشترکانہ رسم و رواج داخل ہونا شروع
اور جبر و قوت کے ذریعہ شعائر اسلام کے خلاف اعلانیہ حرکات ہوتیں اور مسلمان کچھ نہ
تھے۔

کے اس رویہ کے خلاف مسلمانوں میں ایک عام اضطراب پیدا ہوا۔ علماء نے اس کے
فتویٰ دیئے اور رؤساء نے بغاوتیں کیں اور ایک وقت تو ایسا آیا کہ اکبر کے اقتدار کو سخت
تھا۔ لیکن اکبر کے نئے وفادار یعنی ہندو راجا اور مہاراجہ اس کی پشت پر تھے اور وہ ان
عامتہ المسلمین کے انقلاب کو فرو کرنے میں وقتی طور پر کامیاب ہوگیا اکبر کی ان
اور طرز عمل کا یہ نتیجہ نکلا کہ مسلمانوں میں مشرکانہ رسم و رواج اور عقائد سرایت کرتے
ت اور کفر کو تقویت پہونچی، مسلمان عورتیں اعلانیہ ہندو اپنے قبضوں میں رکھتے اور
مجالس نظر آتے تھے۔ اسلامی تعلیمات اور شعائر کا مذاق اڑایا جاتا۔ شراب اور قمار بازی

Scanned with CamScanner

وغیرہ کو فروغ حاصل ہوا۔ ان حالات میں مسلمانوں کا احساس اور خدا ترس طبقہ خا… بلکہ اس نے اپنے فرض کو پہچانا اور اکبر کے آخری دور میں مجدد الف ثانی … تحریک احیاء اسلام شروع کی اور آپ ہی نے یہ نعرہ بلند کیا "کہ اسلام اسلام است اور ک… است" اسلام اسلام ہے اور کفر کفر یعنی ہندو اور مسلم کی مخلوط قومیت کی شدید مخالفت … مسلمان علماء اور روساء میں اسلامی شعور و احساس کو بیدار کرنے کا کام شروع کیا۔ آپ کی … ہوئی۔ جہانگیر بادشاہ نے ہتک آمیز الفاظ میں آپ کا تذکرہ تزک جہانگیری میں کیا ہے۔ لیکن … نے جو تحریک مسلمانوں کے احیاء کے لئے چلائی وہ روز افزوں عوام میں مقبول ہوتی چلی … شہنشاہ وقت کو باوجود مطلق العنان حکمران ہونے کے مسلمانوں کی خواہش کا احترام کرنا پڑا اور … جہانگیر جس نے مشرکانہ ماحول میں تربیت پائی تھی۔ اسے شہنشاہ اکبر کی پالیسی ترک کرنا پڑی … چند ایسی اصلاحات کرنا پڑیں جو کسی حد تک کفرو شرک کی قوت کو توڑنے والی تھیں اس کے … تخت دہلی کے وارثوں میں ہمیشہ ایک امیدوار ایسا ہوتا رہا جس کو آزادی مشرب خیال مسلمانو… تعاون کے ساتھ ہندو راجاؤں کا کامل تعاون، اشتراک حاصل ہوتا۔ دوسرا جسے صرف صاحب … باشعور مسلمانوں کا اعتماد حاصل ہوتا۔ اس طرح گویا تخت دہلی دو مختلف نظریوں کے دعویدار … آجامگاہ رہتا اور دونوں میں قوت آزمائی ہوتی۔ اس طاقت آزمائی میں ہمیشہ وہ طبقہ جس کو مسل… کی اکثریت کا اعتماد و تعاون حاصل ہوتا۔ کامیاب ہوتا۔ چنانچہ شاہ جہان کی کامیابی اور ا… مختلف اقدامات سے ہندوؤں کے اثرات کو نقصان پہنچا۔ شاہ جہان خود اپنے پیشروؤں سے … اطاعت پسند مسلمان حکمران تھا۔ اس نے نئے ہندوؤں کی تعمیر کو رکوا دیا۔ ان ہندو امراء کو ج… قبضہ میں مسلمان عورتیں تھیں حکم دیا کہ وہ مسلمان ہو جائیں یا عورتوں کو آزاد کریں جن … پر نماز باجماعت نہ ہوسکتی۔ اس کا انتظام کیا کہ رکاوٹیں دور ہو جائیں۔ اس طرح شاہ جہا… دور میں شرک و کفر کی طاقت کو اچھا خاصا نقصان پہنچا اور مسلمانوں کی قوت مجتمع ہونا شروع … لیکن شاہ جہان کے عہد آخر میں دارا ایسے شہزادے کی موجودگی سے جو اپنی دلچسپیوں … وابستگیوں کی وجہ سے ہندو نواز تھا اور حکومت کے معاملات میں بہت عمل دخل رکھتا تھا … کے لئے سخت خطرہ پیدا ہوگیا تھا۔ عالمگیر کے دارا سے اختلاف کی یہی وجہ تھی جیسا کہ … عالمگیری کے مصنف نے تحریر کیا کہ "داراشکوہ کے اطوار و عادات میں جو ادا کہ سب سے … جاں پناہ (عالمگیر) کو ناپسند تھی وہ شہزادہ مذکور کی ہندو پرست طبیعت تھی۔ جس کی وجہ سے دار…

Scanned with CamScanner

...ں اور ان کے رسم و رواج کو جاری کرنے کا ہر وقت کوشاں رہتا تھا جہاں پناہ
...کی حالات کو سب سے مقدم سمجھتے" یہ بنیادی اختلاف نقطہ نظر اور اصول
...دونوں میں موجود تھا۔ دارا کو آزاد خیال مسلمانوں کی قلیل تعداد اور ہندوؤں
...اکثریت کا تعاون حاصل تھا۔ اور وہ انہیں کے بل بوتے پر حکومت پر قابض
...مخلوط قومیت کی پالیسی پر عمل پیرا ہونا چاہتا تھا۔ اس کے نزدیک اسلام ایک
...اصول حیات نہ تھا۔ اس کے برخلاف عالمگیر اپنے اوائل زندگی ہی سے عمل، قول،
...کے ہر پہلو سے اسلامی تصورات اور عقائد کا پابند تھا۔ اس کے قول و عمل
...مسلمانوں کا سواداعظم اس کی دیانت، صلاحیت پر اعتماد کرتا تھا اور انہیں یہ
...عالمگیر کے کامیاب ہو جانے پر اسلام کا احیاء ممکن ہو سکے گا۔ اس لئے اسے عامتہ
...اشتراک حاصل تھ اور بجاطور پر لوگ اس سے اسلام کے احیاء کی توقع کرتے
...عالمگیر کو اپنے بڑے بھائی دارا کے مقابلہ میں کامیابی ہوئی اور وہ ہندوستان کا حکمران

...کی کامیابی سے ہندوستان میں اسلام کے احیاء اور غلبہ کا ایک نیا دور شروع ہوتا ہے۔
...دوراندیش، صاحب عمل اور باکردار شخصیت کا مالک تھا۔ اس نے تخت نشین
...سب سے پہلے حکومت کے نظم و نسق کی اصلاح شروع کی شاہی ٹھاٹ باٹ کی جگہ
...کی روشنی میں سادہ اور متوازن زندگی اختیار کی مآثر عالمگیری کے مصنف ساقی
...کے بیان کے مطابق عالمگیر شریعت کے احکام نافذ کرنے میں، بدعات و منکرات
...میں مصروف رہتے ہیں۔ اپنی نیک باطنی سے باوجود کثرت جاہ و چشم ایک لمحہ بھی یاد الٰہی
...نہیں رہتے اور خدا کی یاد شکر گزاری کے ساتھ رعایا پروری و انصاف گستری میں شبانہ
...تے ہیں۔ اس کے علاوہ عالمگیر نے مملکت کے باشندوں کی اخلاقی تربیت کے لئے ایک
...بھی قائم کیا جس کا مقصد لوگوں کی اخلاقی نگہداشت کرنا تھا اور انہیں غلط اور ناجائز
...افعال سے باز رکھنا تھا تاکہ عامتہ المسلمین اور دیگر افراد میں جو اخلاقی عیوب پیدا
...اور جو ان کی انفرادی، خاندانی اور اجتماعی زندگی کو گھن کی طرح کھائے جا رہے ہیں وہ
...چنانچہ مآثر عالمگیری کا مصنف کہتا ہے کہ عالمگیر نے "مکروہات و غیر مشروع افعال و اشیاء
...کے لئے ملا عوض وجیہ کو عہدہ احتساب پر مامور فرمایا" اس کے آگے بیان کرتا ہے

کہ "تمام ہندوستان بد عنوان اور خواہشات نفسانی کی برائیوں سے پاک ہو گیا" اس ...
ی اصلاحات کیں نہ جن کا مقصد عام رعایا کی فلاح و بہبود تھا اور حکومت کو بجائے ...
رعب و داب یا تمکنت کا ادارہ بنانے کے اس نے ایک رفاہی ادارہ بنایا۔ اس لئے ...
سرکار کے بیان کے مطابق غلہ و دیگر اجناس کا محصول راہداری ہمیشہ کے لئے معاف ...
تقریباً" 80 ٹیکس معاف کئے۔ اس طرح عام رعایا پر ٹیکس کا بار بہت ہی کم کر دیا تھا۔ اور ...
بات کی خواہش اور کوشش رہتی کہ عام رعایا کو حکومت کے کسی اقدام سے کسی قسم کی ...
اور مشکلات پیدا نہ ہوں۔ چنانچہ پالیسی کا مرکز محور رعایا کی آسائش اور سہولت تھی ...
تصدیق ماثر عالمگیری کے مصنف کے اس بیان سے ہوتی ہے کہ "بادشاہ رعیت نواز نے کبھی ...
ایسا حکم نہیں صادر فرمایا جو رفاہ عام کے منافی ہو اور نہ کبھی کسی ایسے فعل کے مرتکب ہوئے ...
مخلوق خدا کی پریشانی کا باعث ہوا ہو۔ زنان بازاری اور دیگر فواحش کے شیدائی دارالحکومت ...
خارج کر دیئے گئے۔ اور تمام ممالک محروسہ میں اس قسم کے احکام جاری کئے۔ احتساب کا ...
قائم تھا۔ اور عاملات احتساب ہر شخص سے باز پرس کرتے اور تمام ممالک محروسہ میں سلطنت ...
وسعت کے باوجود احکام شرعی جاری و نافذ تھے"۔

عالمگیر کی کامیابی اور ان ہمہ گیر اصلاحات کا یہ نتیجہ نکلا کہ دین متین کو آوازہ بلند ہوا ...
اسلام کی احیاء کے لئے ایک عام فضاء پیدا ہو گئی۔ یہ سیاسی تغیرات تھے۔ جن کی وجہ سے ...
طاقتوں کو شکست فاش ہوئی اور حکومت کا ادارہ اسلام پسند حضرات کے قبضہ میں آیا تو زندگی ...
ہر گوشہ میں اسلامی شریعت کو غالب کرنے کی جدوجہد کی گئی۔ ان حالات کے پیدا ہو جانے کے ...
ہی اس کا منطقی مطالبہ یا تقاضا تھا۔ کہ معاملات انسانی کا وہ شعبہ جو روزمرہ کے تعلقات اور ...
معاملات سے متعلق ہے وہ بھی شریعت اسلامی کی روشنی میں طے کیا جائے اور اس طرح فتاویٰ ...
تدوین کے لئے فضاء اور حالات سازگار ہوئے۔

فتاویٰ عالمگیری کی تدوین کی ضرورت کا احساس اور اسلام

عالمگیر کی اصلاحات سے حکومت کے ڈھانچہ میں اسلامی تصورات کو بہت کچھ عملی ...
ہو چکا تھا۔ لیکن حکومت کا سب سے بنیادی اور اہم مسئلہ اس کی عدلیہ کے قوانین ہوتے ...
کیونکہ یہ ضابطہ روزمرہ کی زندگی اور معاملات کو کنٹرول کرتے ہیں اور بہت ہی دور رس نتائج ...

Scanned with CamScanner

ہے ہیں۔ عالمگیر کی دلی خواہش تھی کہ وہ اپنی رعایا کو شریعت کے مطابق زندگی بسر کرنے
لازم کرے اس لئے کہ اسلامی حکومت کا بنیادی مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ ایسے حالات اور
کئے جائیں جہاں عامتہ المسلمین آسانی کے ساتھ شریعت کے احکام پر عمل کرسکیں۔
لمگیر کو ابتدا ہی سے اس بات کی فکر لاحق تھی کہ وہ ایسے اصلاحات اور اقدامات کرے
روزمرہ کی زندگی بھی کماحقہ اسلامی ضابطہ کی گرفت میں آجائے اور روزمرہ کے باہمی
اختلافات فقہ اسلامی کے مطابق حل کئے جائیں۔ عالمگیر کو اس کام کی فکر ابتدا ہی سے
اپنے دور طالب علمی میں بھی فقہ سے دلچسپی رکھتا تھا۔ اور خود مطالعہ کیا کرتا تھا چنانچہ فقہ
تدوین کی ضرورت کو جس شدت سے محسوس کیا ہے اس کے متعلق ایم۔ بی احمد نے اپنی

(The Administration Of Justice In Medieval Indis)

میں تحریر کیا ہے کہ "یہ معلوم ہوتا ہے کہ عالمگیر اپنے تخت پر متمکن ہونے سے قبل
خواہش رکھتا تھا کہ اس کی سرکردگی میں اسلامی فقہ پر کوئی قابل اعتبار کتاب ترتیب دی
چنانچہ یہ نہایت ہی قابل ذکر کارنامہ ہے کہ زمام کار سنبھالنے کے صرف پانچ ہی سال بعد اور
نشینی کے چار سال بعد خصوصی کام جو شہنشاہ ہند نے انجام دیا ہے وہ امپیریل فرمان کے ذریعہ
کی ترتیب کے لئے احکام تھے ابتدائی انتظامات کے بعد علماء کی تقرریٔ کا کام شرع ہوا اور ہر کام
ھ میں شروع ہوا اور آٹھ سال بعد 181ھ میں ختم ہوا۔

عالمگیر سے قبل فقہ کا کوئی ایسا جامع' مستند مجموعہ موجود نہیں تھا۔ جس میں فقہائے اسلام
فیصلے اور آراء محفوظ ہوں۔ جو کچھ بھی تھا وہ منتشر و پراگندہ تھا۔ اس لئے عام افراد کے لئے یہ
نہیں تھا کہ ان سے آسانی سے استفادہ کرسکیں اور اب عالمگیر کے سامنے کئی مشکلات بھی
تھیں روزمرہ کے مسائل باہمی اختلافات کے معاملات اور متنازعہ فیہ مسائل پر جب قاضیوں
فیصلہ دینے پڑتے تو انہیں بہت ہی محنت و جانفشانی کرنی پڑتی اس کے باوجود بھی انہیں یہ
اطمینان نہ ہوتا تھا کہ انہوں نے فقہاء کے تمام اہم فیصلوں کو دیکھ لیا ہے اس لئے کہ فقہ کا تمام کا
ذخیرہ منتشر تھا۔ اور اس کے بعد امکان ہوتا تھا کہ کچھ اہم فیصلے پھر بھی نظرانداز ہوگئے ہوں جو
ہے کہ فیصلہ کو متاثر کرسکتے تھے۔ یہ عملی دشواری و مشکل پہلے بھی موجود تھی۔ لیکن اب
کر ایک خاص اسلامی فضاء اور ماحول معاملات کو طے کرنے کو پیدا ہو رہا تھا۔ تو قاضیوں کو یہ
ہمیشہ خوفزدہ رکھنے لگا کہ ان کے فیصلے اگر غلط یا غیر محتاط ہوتے ہیں۔ تو ان کو اس کا جواب

Scanned with CamScanner

وہ ہوتا ہے اور اس کا سارا گناہ ان کے سر پڑے گا۔ اس خدا ترسی کے جذبے نے ...
ضرورت کو شدت سے محسوس کرایا کہ فقہ کا کوئی مستند، جامع اور ساکنٹفک مجموعہ ...
قضاۃ کو مقدمات کے فیصلہ کرنے میں مدد و معاون ہو۔ اس لئے عالمگیر نے یہ فیصلہ ...
طریقہ سے اسلامی فقہ کی تدوین کرنے کے لئے ہندوستان میں علماء و فقہا کی ایک ...
جائے۔ جو فقہ کی ایک جامع کتاب مرتب کرے۔ تاکہ مسلمانوں زندگی کے مسائل فقہ ...
روشنی میں مناسب طریقہ سے طے کئے جائیں۔

مآثر عالمگیری کا مصنف فتاویٰ عالمگیر کی تدوین کے سلسلے میں یہ بیان کرتا ہے ...
مکاں کی اصل کوشش یہ تھی کہ تمام اہل اسلام مفتی بہا مسائل پر عمل کریں اور حنفی مذ...
ممتاز مشرب کا ہندوستان میں رواج ہو اور چونکہ مسائل فقہ کتابوں میں ضعیف اور مختلف ...
کے ساتھ مخلوط ہیں اور ایک مقام پر مرقوم نہیں ہیں۔ اس لئے کہ ایک خاص کتاب ...
مسائل پر حاوی ہو موجود نہیں ہے۔ اور جب تک کہ تمام کتابیں مطالعہ میں نہ آئیں۔ اور ...
مطالعہ بیحد وسیع اور علم حاصر نہ ہو اس وقت تک ان مسائل کے مطابق حکم دینا بے حد ...
ہے۔

بادشاہ شریعت پناہ نے ان امور پر لحاظ فرما کر ہندوستان کے مشاہیر علماء کے ایک گروہ ...
دیا کہ تمام فقہ کی کتابوں سے مفتی صاحبان مسائل کا انتخاب کرکے ایک کتاب تیار کریں ...
گروہ علماء کے صدر شیخ نظام تھے۔ اس کار خیر کو انجام دینے کے لئے علماء کے وظائف ...
اخراجات کی منظوری صادر ہوئی۔ اس طرح مشاہیر علماء اور فقہا کا ایک بورڈ مقرر کیا اور حکم ...
کیا کہ نہایت غور و فکر کے ساتھ تمام مسند کتابیں جو فقہ پر موجود ہیں ان کا مطالعہ کریں ...
کتابیں سالہا سال کی کوششوں سے دور و نزدیک سے مہیا کرکے امپیریل کتب خانہ میں جمع ...
تھی۔ تاکہ ان کے اقتباسات اور مفتیوں کے مختلف فتاویٰ کو جمع کرکے ایک جامع کتاب ...
...ائے جس جس عام و خاص سبھی مستند فیصلوں کو آسانی سے حاصل کر سکیں۔ یہ تمام کام ...
...ہانپوری کو تفویض کیا گیا۔ جن کو علماء کی ایک اسمبلی بلانے کا کام بھی سپرد ہوا اور جن ...
...ائے ہی سے تمام فیصلوں کو کتاب میں شامل کیا جا سکتا تھا۔ اہل علم اور فقہاء کی جو نامور ...
...س وقت دار الخلافہ میں موجود تھیں۔ ان کو یہ کام سپرد کیا گیا۔ اور ایک فرمان کے ذریعہ ...
...ں علم کو جو اپنی علمی شہرت کے لئے ممتاز تھے اور علم فقہ میں عبور رکھتے تھے۔ ملک ...

...یا۔ اور اس بورڈ کا شریک کار کیا گیا۔ یہ تمام کے تمام اپنے عہدے کی معتبر ہمور اور
...م ہستیاں تھیں۔ ان کو سرکاری خزانہ سے گذر اوقات کے لئے ایک معقول وظیفہ
...یکسوئی کے ساتھ اس کام کو انجام دے سکیں۔ ان کے لئے امپیریل کتب خانہ کی
...مہیا کی گئیں۔ اور جو کتب درکار ہوتیں اس کو مہیا کرنے کا انتظام کیا جاتا تھا۔ ہر سال
...زانہ سے ان کے اخراجات کے لئے ایک کثیر رقم عطا کی جاتی۔ اس طرح سرسری اندازہ
...اس کام پر دو لاکھ روپیہ (موجودہ 30 لاکھ روپیہ) صرف ہوا اور آٹھ سال کی مدت میں یہ
...ر ہوگئی اور فتاویٰ عالمگیری کے نام سے موسوم ہوئی۔ اس کتاب نے دنیائے اسلام کو
...قہ کی دوسری کتابوں سے بے نیاز کردیا اس لئے کہ اپنی جامعیت اور سند کے لحاظ سے
...کے مقام پر فائز ہے۔

فتاویٰ عالمگیری کی تدوین کی ضرورت کا تذکرہ کرتے ہوئے مراۃ العالم کے مصنف بختیاور
...بقا محمد خان نے بھی یہ بیان کیا ہے کہ بادشاہ کی یہ دلی خواہش اور تمنا تھی کہ تمام مسلمان
...کی تعلیمات اور اصول کو جیسا کہ فقہ حنفی کے مستند اور قابل اعتبار فقیہوں نے سمجھا ہے
...یا ہے۔ اس کو عامتہ المسلمین سمجھیں اور اس پر عمل کریں لیکن شریعت کے یہ احکامات
...نے قاضیوں اور فقیہوں کے مختلف الخیال فیصلوں سے بہت زیادہ گنجلک اور پیچیدہ تھے۔
...طور پر یہ امتیاز نہیں کیا جاسکتا اور نہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ کس پر عمل کیا جائے اور نہ تو کوئی
...امع کتاب موجود ہے۔ جس میں یہ سب ضروریات کی چیزیں موجود ہوں۔ اس لئے ایک
...س کے پاس کافی وقت ہو' ذرائع ہوں اور مذہبیات کا عالم ہو۔ وہ خود اپنے کو کسی متنازع فیہ
...ر پر مطمئن نہیں کرسکتا۔ اس لئے بادشاہ جہاں پناہ نے جو امور سلطنت کا انتظام بھی کرتے
...کم خداوندی سے یہ طے کیا کہ مشاہیر علماء کا ایک گروہ فقہ کی ضخیم اور مستند کتابوں کا جو
...تب خانہ میں موجود ہیں۔ جائزہ لے کر ایک جامع کتاب تیار کریں تاکہ ہر ایک آسانی سے
...ن کے احکام و منشاء کو مستند ذرائع سے متعین کرسکے یہ مشکل کام شیخ نظام بہارپوری کو سپرد
...یہ جو علوم عقلیہ اور منقولہ دونوں میں مال دسترس رکھتے تھے۔ اس کار عظیم میں ان کو زمانے
...مشاہیر علماء نے بھی مدد دی جو تمام مملکت سے جمع کئے گئے تھے۔ اور اس بورڈ کے تمام
...کو نہایت فراخدلی کے ساتھ ایک کثیر رقم معاوضہ کی حیثیت، سے ملتی تھی۔ اور اس طرح دو
...روپیہ کے صرف سے یہ فتاویٰ مرتب ہوئے۔ اور جب خدا کے فضل و کرم سے یہ کتاب پایہ

تکمیل کو پہنچ گئی تو تمام دنیائے اسلام کے لئے فقہ اسلامی کا یہ مستند مجموعہ قرار پایا
دوسری کتابوں کے محتاج نہ رہے"۔

فتاویٰ عالمگیری جو عالمگیر کی دلچسپیوں اور فقہا اور علماء کی ایک بڑی تعداد کی
کوششوں سے آٹھ سال میں مرتب ہوئی وہ فقہ حنفی کی ایک عظیم و بلند پایہ تصنیف
میں مستند ترین فقیہوں کے فیصلے، آراء مختلف دقیق مسائل کی شرح۔ تنقیدیں، مذہبی
قواعد و ضوابط اور ایسے رسم و رواج جو معاملات زندگی پر اثر انداز ہوتے رہے ہیں۔ ان
تفصیل سے موجود ہے۔ مسلمانوں کے شخصی قوانین جن کا تعلق وراثت، وصیت، طلاق و
معاملات سے وہ تمام قواعد و ضوابط تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔ اس طرح فتاویٰ کا دا
وسیع اور ہمہ گیر ہے۔ فتاویٰ کے ابتداء میں 300 صفحات پر مشتمل فقہ کے مختلف پہلوؤں
عالمانہ اور محققانہ دیباچہ شامل ہے جو اصول فقہ اور فقہ اسلامی سے بحث کرتا ہے۔

ترتیب دینے کا طریق کار:۔ فتاویٰ کو ترتیب دینے کے متعلق فتاویٰ کو دیکھ کر جو
ہوتا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ فتاویٰ کو ترتیب دینے میں نہایت ہی احتیاط اور سائنٹفک
کار اختیار کیا گیا تھا۔ وہ تمام ذرائع جو ممکن ہوسکتے تھے ان کو اختیار کرنے کی کوشش کی گئ
کو مرتب کرنے کے لئے مختلف مضامین و مباحث کے اعتبار سے مختلف حصوں میں تقسیم
تھا اور ہر حصہ کے لئے علماء کا ایک بورڈ یا کمیٹی تھی جو دس بارہ افراد پر مشتمل ہوتی او
ایک صدر ہوتا۔ جس کی نگرانی میں یہ بورڈ کام کرتا تھا۔ اور ان تمام بورڈ یا علماء کی کیٹی
صدر شیخ نظام برہانپوری تھے۔ جو پورے کام کے نگران یا انچارج تھے اور وہ براہ راست ف
تیاری کے سلسلے میں جو مسائل و معاملات پیدا ہوئے ان کی جواب دہی عالمگیر کے سا
س لئے کہ بادشاہ کو خود فتاویٰ کی تدوین سے غیر معمولی دلچسپی اور شغف تھا۔

جیسا کہ معلوم ہوا فتاویٰ کو ترتیب دینے کے لئے مباحث اور مضامین کے اعتبار
صوں میں تقسیم کیا گیا تھا لیکن اس کے متعلق واضح معلومات نہیں ملتیں البتہ تحقیق
لوم ہوتا ہے وہ یہ کہ ایک چوتھائی کام شیخ وجہہ الدین گوپالٹوی کو سپرد کیا گیا تھا ان کی مدد
ء کو ایک بورڈ بھی موجود تھا۔ جو فقہ کی مختلف کتابوں کا مطالعہ کرتے، اقتباسات اور حوا
کرکے یکجا کرکے ترتیب دیتے تھے۔ بدقسمتی سے ان حضرات کے نام نہیں ملتے اس کی

...مصنف بھی کرتا ہے کہ فتاویٰ کے چوتھائی حصہ کو ترتیب دینے کے لئے شیخ وجیہ...
...کیا گیا تھا اور دس دوسرے علماء ان کی مدد کے لئے مقرر کئے گئے تھے اور انہوں
...مشقت سے اس کام کو انجام دیا۔

...کے دوسرے حصہ کو ترتیب دینے کے لئے شیخ جلال الدین محمد جونپوری کو مقرر کیا

...جونپور" میں ان کے متعلق یہ تحریر کیا گیا ہے کہ فتاویٰ عالمگیر کا ایک حصہ انہوں
...دیا ہے اور تحریر کیا ہے البتہ یہ نہیں معلوم ہوتا کہ فقہا کی کتنی بڑی تعداد آپ کی
...کام کرتی تھی۔

...حصے کے متعلق معلوم ہوتا ہے کہ وہ قاضی محمد حسین جونپوری کے سپرد تھا۔ ان
...مرآۃ العالم کے مصنف کا بیان ہے کہ فتاویٰ کا چوتھائی حصہ انکی زیر سرکردگی میں ترتیب
...ان کے ساتھی علماء کے نام تعداد اور تفصیل بھی نہیں ملتی۔

...حضرات کے علاوہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنی کتاب انفاس العارفین میں ملا حامد
...بھی تذکرہ کیا ہے کہ ان کو بھی فتاویٰ کی ترتیب میں ایک چوتھائی حصہ دیا گیا تھا ان کی
...غفلت سے شیخ نظام برہانپوری کو بعض کوتاہیوں اور غلطیوں پر عالمگیر کے سامنے نادم
...اس وجہ سے آپ اعتماد کھو چکے تھے۔ بہرحال یہ خیال رہے کہ یہ تمام نام جو تحریر کئے
...کے سپرد جو کام دکھایا گیا ان کے متعلق واضح بیان نہیں ملتا کہ کس شخص کو کونسا حصہ
...دینے کے لئے سپرد کیا گیا تھا۔ بلکہ تحقیق سے جو کچھ اندازہ ہوتا ہے وہ یہ کہ ان
...فتاویٰ کی ترتیب و تدوین میں نمایاں پارٹ ادا کئے ہیں۔

عالمگیر کی فتاویٰ کی تدوین سے دلچسپی

...کی عظیم تصنیف میں عالمگیر نے خود بے پناہ دلچسپی لی ہے اس کی دلی خواہش و تمنا تو
...کو مرتب کیا جائے لیکن اس نے عملی طور پر اس کام کی تیاری میں غیر معمولی شغف
...دکھایا ہے اس لئے ایک طرف تو بورڈ کے علماء اور فقہاء ایسے مقرر ئے جو اپنے دور
...معتمد اور مستند عالم تھے۔ ان کو وظائف اور "مدد معاش" کے طور پر قطعات اراضی
...روز مرہ کی ضروریات سے بے نیاز کیا۔ مادی سہولتوں کے بہم پہنچانے کے علاوہ فقہا ی

Scanned with CamScanner

کتابوں کا ایک ذخیرہ جمع کیا تاکہ اس سے استفادہ کر سکیں اس کے علاوہ دیگر ممکن سہولتیں
کیں۔ ان سب باتوں سے بڑھ کر وہ خود روزانہ ایک خاص مقررہ وقت پر شیخ نظام
فتاویٰ کے علماء کے بورڈ کے صدر تھے بلا کر نہایت ہی انہماک اور ناقدانہ نظروں سے
صفحات کا یومیہ مطالعہ کیا کرتا تھا۔ اور شیخ نظام کو ان کی بھول چوک اور نادانیوں پر فوراً
کرتا تھا۔ اس قسم کا ایک واقعہ شاہ ولی اللہ دہلوی نے اپنے والد شاہ عبدالرحیم دہلوی
سے بیان کیا ہے کہ ملا نظام الدین روزانہ بادشاہ کے حضور میں حاضر ہو کر فتاویٰ کے
سنایا کرتے تھے۔ اس نے ایک مرتبہ عجلت میں حاشیہ کے نوٹ اور اصل متن کو ملا دیا
تمام کا تمام مطلب غلط ہو کر رہ گیا۔ عالمگیر نے فوراً مداخلت کی اور ملا نظام سے اس
دریافت کیا۔ ملا نظام دم بخود رہ گیا۔ اس لئے کہ اس نے پہلے سے مطالعہ کر رکھا تھا۔ اور
اپنی غلطی اور کوتاہی پر معافی مانگنی پڑی۔

یہ ایک واقعہ اس بات پر شاہد ہے کہ بادشاہ کا خود اس کام میں بہت بڑا ہاتھ تھا۔
فقہا کو اس بات کا خیال تھا کہ بادشاہ خود چونکہ اس کا پروف (PROOF) دیکھتا ہے اس
بہت ہی محنت اور تندہی سے کام کو انجام دیتے اور کسی قسم کی غفلت یا لاپرواہی نہ کرتے
سب سے بڑی خصوصیت فتاویٰ عالمگیری کی ہے کہ انسان کے دائرہ اختیار میں جہاں تک
اور کوتاہیوں پر قابو پانے کی کوشش کی جاسکتی ہے وہ اس کی ترتیب کے سلسلے میں کی گئی ہے
فقہ حنفی کی سب سے مشہور کتاب "ہدایہ" ہے جو عالم اسلام کے ہر گوشہ میں پڑھی
استعمال کی جاتی ہے اور اس کی مختلف شرحیں مثلاً" شیخ حسام الدین علی کی "نہایہ" اور شیخ
الدین محمد بن محمود کی "عنایہ" ہے جو عالم اسلام میں ممتاز مقام کی مالک ہیں لیکن ہندوستان
فقہاء اور علماء ہدایہ کے بعد فتاویٰ عالمگیری کو مقام دیتے ہیں۔ اس میں لاتعداد اختلافات
تشریحات اور فقہائے متقدمین کی آراء موجود ہیں۔ حالانکہ یہ فتاویٰ عالمگیری سترھویں صدی
ترتیب دی گئی تھی۔ لیکن وہ اپنی جامعیت اور ہمہ گیریت کی وجہ سے آج بھی افادیت
رکھتی ہے۔

فتاویٰ کی ماٰخذ کتابیں

فتاویٰ عالمگیری کی تدوین میں جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے کہ فقہ اسلامی پر جو کتابیں اس وقت

…ہیں۔ وہ سب جمع کی جا چکی تھیں۔ ان کتابوں کی صحیح تعداد کا اندازہ تو ممکن نہیں۔
… بڑی تعداد میں تھیں۔ ان کے علاوہ قلمی مسودات اور قابل اعتماد مفتیوں
… کی … ان سب کا احاطہ کرنا اچھا خاصا مشکل ہے۔ غرضیکہ فقہ اسلامی اور اصول فقہ
… بھی اس وقت تک موجود تھیں ان سے ضرور استفادہ کیا گیا تھا تاکہ فقہ پر اس وقت
… علمی کام ہو چکا ہے۔ وہ نظر انداز نہ ہو سکے۔ اس سلسلے میں مناسب معلوم ہوتا ہے
… مشہور کتابیں جو فتاویٰ کی تدوین میں استعمال کی گئی ہیں۔ ان کا مختصراً تعارف
… کروا جائے۔ "فتاویٰ عالمگیری کی تدوین میں ذیل کی مستند فقہ کی کتابوں سے مدد لی گئی تھی۔

شرح وقایہ:۔ فقہ اسلامی کی یہ کتاب آج بھی مسلمانوں میں بہترین اور قابل اعتماد تصور کی
… اس کی شرح عبداللہ بن مسعود نے 745ھ میں کی ہے جو چار جلدوں میں ہے یہ عام طور
شرح وقایہ کے نام سے مشہور ہے اور اس کے خلاصہ کو نقایہ کہتے ہیں۔

قدوری:۔ یہ کتاب ابوالحسین احمد بن محمد قدوری نے تحریر کی ہے اور فقہ اسلامی کی مستند
…وں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ پانچویں صدی ہجری میں تصنیف کی گئی تھی۔

…قایہ المنایہ:۔ نجم الدین بختیاری نے اس کتاب کو تصنیف کیا ہے۔ اس کا شمار بھی اچھی
…وں میں ہوتا ہے۔

کافی:۔ یہ عدالتی فیصلوں کا ایک مجموعہ ہے جس کو امام محمد نے اپنی مبسوط میں درج کیا ہے اور
محمد بن محمد حنفی اس کے مولف ہیں۔

ہدایہ:۔ یہ مولانا برہان الدین علی بن ابوبکر مرغانی کی مشہور تصنیف ہے فقہ حنفی میں یہ سب
…یادہ مستند کتاب تصور کی جاتی ہے۔ بلکہ فقہائے حنفی "ہدایہ" کو فقہ کی دوسری تمام کتابوں پر
…ت دیتے ہیں۔ اس کتاب کو Hamiton نے انگریزی میں بھی ترجمہ کیا ہے۔

منیۃ المصلی:۔ سعید الدین کاشغری اس کتاب کے مصنف ہیں۔ کتاب تو بہت مختصر ہے
…لیکن بہت ہی قابل اعتماد ہے۔ اس کی شرحیں صغریٰ اور کبریٰ کے نام سے مشہور ہیں۔

مختصر الطحاوی:۔ فقہ کی یہ کتاب دس ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ جس کو ابو جعفر احمد بن محمد
…سلامت نے تالیف کیا ہے جو ایک مشہوری مصری اسلامی فقیہہ گزرے ہیں۔

فتح القدیر:۔ یہ ہدایہ کی طویل اور تفصیلی شرح جو چار جلدوں پر مشتمل ہے پہلی دو جلدوں
…ابن امام محدث اور بقیہ دو کو مفتی احمد شمس الدین نے تحریر کیا ہے۔

Scanned with CamScanner

9- محیط برہانی:- برہان الدین محمود نے کئی جلدوں میں اس کتاب کو ترتیب دیا ہے یہ عام طور
سے محیط کبیر کے نام سے مشہور ہے۔

10- محیط السرخسی:- یہ فقہ کی تین عظیم اور مستند کتابوں کا ایک خلاصہ ہے جس کے رضی الدین
خلف محمد سرخی مولف ہیں۔ یہ تینوں کتابیں کبریٰ وسطیٰ اور صغریٰ کے نام سے مشہور ہیں اور محیط
دس جلدوں پر مشتمل ہے۔

11- الجامع الصغیر:- اس کے مصنف امام محمد بن شبانی ہیں۔ اس کا شمار فقہ کی قدیم ترین کتابوں
میں ہوتا ہے۔ اور 1532 اہم موضوعات پر بحث کرتی ہے۔ مسلمانوں کے ابتدائی دور حکومت
میں کوئی مسلمان قاضی اس کتاب سے بے نیاز ہو کر مقدمات کے فیصلے نہیں کر سکتا تھا۔

12- مبسوط:- یہ کتاب الاصل کے نام سے مشہور ہے۔ اور اس کے مصنف امام محمد شیبانی ہیں
جو امام حنیفہ کے مشہور شاگرد اور جانشین تھے۔ فقہاء میں یہ کتاب بہت مقبول ہے۔

13- جامع کبیر حسیدی:- یہ جامع الکبیر کی پسندیدہ اور عالمانہ شرح ہے۔ جس کو جلال الدین
بن محمد بن احمد بخاری نے ترتیب دیا ہے۔

14- النوازل:- اس کے مصنف امام ابو لیث سمرقندی ہیں جن کا انتقال 376 میں ہوا۔ ا
موصوف نے اس کتاب کو ترتیب دے کر فقہ حنفی کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے بڑی محنت
اور کاوشوں سے ابتداء عہد اسلام کے قاضیوں کے فیصلوں، فقہاء کی آراوں اور مفتیوں کے
فتاویٰ کو جمع کیا ہے جو بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔

15- سراج الوہاج:- حداد عبادی نے یہ شرح قدوری کے نام سے تحریر کی ہے۔ بعض علماء
کا خیال ہے کہ یہ کتاب زیادہ قابل اعتبار نہیں ہے۔

16- مختار:- یہ ایک TEXT ہے حاشیہ پر کسی قسم کی تشریح یا نوٹ نہیں ہے اس کے مصنف
عبداللہ بن محمد موصلی نے خود ہی اس کی شرح لکھی ہے۔ اور ہر فیصلہ میں امام ابوحنیفہ ہی کا حوالہ
دیا ہے اس وجہ سے یہ TEXT اور نوٹ علماء اور فقہاء میں بہت مشہور ہیں۔

17- الذخیرہ:- یہ ذخیرۃ الفتاویٰ کے نام سے بھی مشہور ہے اور فقہ اسلامی پر بہت ہی مستند کتاب
شمار کی جاتی ہے اس کے مصنف امام برہان الدین محیط کبیر کے بھی مصنف ہیں۔

18 غیاث بیان:- یہ کتاب دس جلدوں میں ہے۔ اور اس کے مصنف ابوالخیر شافعی عراقی
تیر... ن نام کی ایک کتاب اور ہے جس کو ابو اسحاق اسماعیل بن طبری نے ترتیب دیا ہے۔ تب

...ی شاگرد تھے۔
...ندی:- الواللعلی برجندی کی وقایہ صغیر کی شرح کا نام ہے۔
...ائع وصنائع:- ...کی شرح ہے جو تین جلدوں میں ہے اور ابوبکر بن مسعود کاشانی نے
...حریر کی اصل کتاب کے مصنف حیات جب یہ کتاب تحریر کی گئی تھی۔ اس نے اس
...کی بہت تعریف کی تھی۔
...مع المضمرة:- جمال الدین یوسف بن محمد نے قادری کی یہ شرح لکھی ہے ریاست
...کتب خانہ میں اس کی ایک کاپی موجود ہے۔
...الرائق:- زین العابدین جو مصر کے ایک مشہور فقیہہ گزرے ہیں۔ انہوں نے تحریر
...یہ ایک قابل اعتماد کتاب تصور کی جاتی ہے۔ مصنف نے نہایت ہی احتیاط سے حوالہ
...دیئے ہیں۔
...ینابیع:- برہان الدین ابن محمد بن عبد کی مشہور ترین قدوری کی شرح ہے۔
...النقایہ:- یہ وقایہ کے متن کا خلاصہ ہے۔
...زید:- الزیادہ کی متعدد شرحوں میں سے ایک شرح یہ ہے جس کو امام محمد نے ترتیب دیا
...امام یوسف کے ان لکچروں کا مجموعہ ہے جو انہوں نے اپنے طلباء کو دیئے تھے۔
...عنایہ:- یہ ہدایہ کی شرح ہے جو دو جلدوں میں ہے۔ جس کو شیخ اکمل الدین محمد بن بابرتی
...نے ترتیب دیا ہے اور جو کسی زمانے میں ایشیائے کوچک میں بہت مقبول تھی۔
...تہذیب:- مختار بن حسن بزوی کی جامع الصغیر پر دو جلدوں میں یہ شرح ہے۔
...المنتقی:- اس کے مصنف حکیم ابوالفضل محمد ہیں۔ یہ اب نایاب ہے اس کے مصنف کا
...ہے کہ اس کتاب کو ترتیب دینے سے قبل فقہ پر تین سو کتابوں کا مطالعہ کیا تھا۔
...ظہیریہ:- یہ ظہیر الدین ابوبکر محمد بخاری کا بہت قابل اعتماد مجموعہ ہے اس میں ایسے
...ہیں۔ جن کی ضرورت عامۃ المسلمین کو روزمرہ کی زندگی میں پڑتی ہے۔
...یار:- ابوالفضل مجدالدین بن عبداللہ اس کتاب کے مصنف ہیں۔ متن کے جو نوٹ
...تحریر کئے ہیں اس کو مختار کہتے ہیں۔ اس کتاب میں امام ابوحنیفہ کے مختلف فتاویٰ جو
...کتابوں میں درج ہیں۔ اس لئے علماء اور فقہاء میں بہت جلد مشہور ہو گئی تھی۔ اس کی
...کے مصنف نے خود ہی ایک طویل شرح تحریر کی تھی۔

Scanned with CamScanner

ان میں سے بعض مزید کتابوں کے نام یہ ہیں :۔ خلاصہ فتاوٰی تاتارخانی۔ مطب حائق۔ نمارتاشی۔ معراج الدریہ ابی المکارم کی نقایہ برہانیہ جوہر برہ۔ کفایہ غیاث السراجی۔ فقول عمادیہ فتاوٰی بزازیہ جواہر الاخلاطی۔ حوس القدسی۔ فتاوٰی الصغرٰی۔ فتاوٰی الکبرٰی۔ خزانۃ الفتاوٰی۔ مختاری الفتاوٰی۔ فتاوٰی سراجیہ التجلنیس الماضی۔ فتاوٰی غیاثیہ فتاوٰی الجنیبہ خزانتہ المقنین۔ نحرر الفائق۔ کنز الاقائق۔ عمدۃ العزہ۔ مجموعہ الجریں۔ تنویر۔ فتاوٰی نسقیہ۔ خزیننتہ الفقہ سراجی شمنی وغیرہ وغیرہ۔

مندرجہ بالا کتابوں کے نام تو ہمیں ملتے ہیں۔ جن کے متعلق وثوق سے کہا جاتا ہے کہ فتاوٰی کی تدوین میں ان کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی کتابیں ہیں جو اب تک تحقیق نہ ہونے کی وجہ سے نوٹس میں نہیں آسکیں۔ اس طویل فہرست کتب سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ فتاوٰی کی تدوین میں کس قدر تحقیق و جستجو سے کام لیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فتاوٰی عالمگیری اپنی افادیت اور علمی نقطہ نظر سے فقہ پر ایک لاجواب کتاب ہے۔ مغربی محققین مختلف وجوہات سے اس کتاب کی طرف نوٹس کم لیا ہے البتہ Bailli اچھے الفاظ میں فتاوٰی تذکرہ کرتا ہے اور ہندو مورخ M.L.Roy Choudhry نے اپنی کتاب Moghbi India The stat Religion میں فتاوٰی عالمگیری کے حوالہ جات اور اقتباسات پر بہت زیادہ اعتماد کیا ہے۔

فقہا جنہوں نے فتاوٰی کی تدوین میں حصہ لیا

فتاوٰی کی تدوین میں جو دوسری اہم خصوصیت ہے وہ یہ کہ اس کتاب کو ترتیب دینے میں اس دور کے بہترین عالموں اور فقیہوں کا ہاتھ تھا۔ یہ حضرت اپنے دور کے ممتاز اہل علم میں سے تھے۔ جن کی بڑی علمی شہرت تھی اور جو معتمد علیہ شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ درس و تدریس میں گزرا تھا۔ وہ اخلاق و کردار کے لحاظ سے اعلیٰ ترین مقام پر تھے۔ فتاوٰی کی ترتیب کے لئے علماء کا ایک باقاعدہ بورڈ تھا۔ جس میں ہر قسم کے عالم اور فقیہ موجود تھے۔ ان میں سے بعض فقہ کی کتابوں کو جمع کرتے۔ جزئیات اور حوالہ جات کو مطالعہ کرتے اور اقتباسات

نقل کر کے یکجا کرتے۔ اس طرح علماء اور فقہاء کی ایک ٹیم اس کام کو سرانجام دیتی۔ جس میں ہر قسم کی صلاحیت کے افراد تھے۔ تحقیق سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کام میں 40 سے 50 علماء شریک تھے۔ لیکن افسوس کہ ہمیں ان سب کے متعلق معلومات نہیں۔ اس طرف نہ تو توجہ دی گئی اور نہ ان کے حالات ہی قلمبند کئے گئے ہیں۔

ذیل میں اجمالاً ان فقہاء اور علماء کا جنہوں نے فتاوٰی کی تدوین میں اہم حصہ لیا ہے ان کا تعارف بے سبب نہ ہوگا۔

شیخ نظام الدین برہانپوری :۔ فتاوٰی کی تدوین کے لئے علماء کا جو بورڈ قائم کیا گیا تھا۔ آپ اس کے صدر تھے اور آپ ہی کو شاہی فرمان کے ذریعہ سے یہ اختیار دیا گیا تھا کہ علماء اور فقہاء کی ایک مجلس تشکیل دیں جو فتاویٰ کی تدوین کا کام کرے۔

آپ وسط ہند کے شہر برہانپور میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم اپنے عہد کے مشہور عالم شیخ ...الدین برہانپوری سے حاصل کی تھی۔ جس سے شہنشاہ جہانگیر ناراض ہوگیا تھا۔ اور ... کا اعلان کیا تھا۔ آپ نے اس سے بچنے کے لئے حجاز کا سفر اختیار کیا اور پانچ سال قیام ... ہندوستان تشریف لائے۔ شیخ نظام انہیں کے گرد تھے شیخ نظام نے عالمگیر کی ملازمت اس ... جب وہ دکن کا وائسرائے ہو کر گیا تھا اور آخر وقت تک اورنگ زیب کے معتمد علیہ رہے۔

شیخ نظام اپنی ذہنی اور علمی صلاحیتوں اور دیانت و امانت کی وجہ سے مشہور تھے۔ عالمگیر ان کا ... تھا اور اکثر شاہی مراعات اور امتیازات سے نوازا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سرکاری ... سے فراغت کے بعد شیخ عالمگیر کو امام غزالی کی کتاب احیاء معلوم پڑھاتے تھے۔

شیخ نظام محض عالم ہی نہیں بلکہ نہایت جری اور تجربہ کار سپاہی بھی تھے۔ بادشاہ نے کئی مہمات پر ان کو مامور کیا تھا۔ آپ نے مرہٹوں سے کئی مقابلے کئے اور اکثر انہیں زیر کیا۔

شیخ نظام وجیہ انسان تھے' اور صحت بڑی اچھی تھی اور طویل عمر میں انتقال کیا۔ مراۃ العالم ... اس بیان کی تصدیق کرتا ہے۔ کہ فتاوٰی عالمگیری شیخ کی صدارت میں ترتیب دی گئی ... کہ ان کی عمر 80 سال کے لگ بھگ تھی۔ لیکن اس کے باوجود ان کی صحت بالکل ... شیخ نظام کی قبر آج شہر برہانپور میں موجود ہے۔ جہاں روزانہ لوگ سینکڑوں کی تعداد ... زیارت کے لئے جمع ہوتے ہیں۔

آپ کے علاوہ جن مشہور علماء اور فقہاء نے تدوین فتاویٰ میں خاص حصہ لیا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ طوالت کے خوف سے ان کی زندگی اور علمی مقام پر روشنی ڈالنا ممکن نہیں ہے۔
2- ملا وجیہہ الدین گوپا مئوی :- (2) ملا حامد جونپوری (4) قاضی محمد حسین جونپوری (5) قاضی جلال الدین محمد جونپوری (6) سید نظام الدین ٹھٹوی (7) ملا محمد جمیل صدیقی (8) مولانا محمد شفیع سرہندی (9) قاضی محمد ابوخیر (10) ملا ابوعظ ہرگامی (11) ملا وجیہہ الرب (12) ملا ضیاء الدین محدث (13) سید محمد قنوجی (14) شیخ رضی الدین بھاگلپوری (15) ملا محمد اکرم لاہوری (16) مولانا محمد فائق (17) قاضی علی اکبر سعداللہ خانی (18) سید عنایت اللہ مونگیری (19) ملا غلام محمد لاہور (20) فصیح الدین جعفری پھلواری (21) شیخ احمد خطیب (22) ملا محمد غوث (23) امیر میراں علامہ الفرح۔

ان علماء اور فقہاء کے علاوہ مزید اور علماء شریک کار رہے ہیں۔ لیکن اب تک چونکہ فتاویٰ پر کوئی تحقیق نہ ہو سکی۔ اس لئے ان کے حالات کا علم نہیں ہوا۔ ان فقہاء کے بھی حالات کسی ایک کتاب میں نہیں ملتے بلکہ ان کے متعلق مختلف کتابوں میں کچھ حالات ملتے ہیں۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ ان حضرات نے فتاویٰ کی تدوین میں نمایاں کام کیا ہے۔

فتاویٰ عالمگیری ہندوستان کے دیگر فتاویٰ کے مقابلہ میں

فتاویٰ عالمگیری کے علاوہ ہندوستان میں دو اور فتاویٰ بھی ترتیب دیئے گئے تھے۔ ایک کا نام فتاویٰ تاتارخانیہ تھا اور دوسرا فتاویٰ ابراہیم شاہی تھا۔ ان دونوں فتاویٰ کو شاہی سرپرستی حاصل تھی اور دونوں نہایت ہی قابل قدر مجموعہ ہیں۔ اول الذکر سلطان فروز شاہ تغلق کے عہد میں تدوین کیا گیا تھا۔ سلطان ہندوستان میں چودھویں صدی میں حکمران رہا ہے۔ یہ حکمران اپنی خدا ترسی اور شریعت کی پابندی اور اس کے نفاذ کے لئے مشہور ہے۔ اسی کے عہد حکومت میں فتاویٰ تاتارخانیہ کو امیر تاتار خاں کے حکم سے ترتیب دیا گیا تھا۔ اور یہ کام مولانا عالم ابن علی نے انجام دیا تھا۔ یہ مجموعہ فتاویٰ بھی عربی زبان میں ہے۔ اور جس جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس فتاویٰ کے متعلق بھی عام خیال یہ ہے۔ کہ اس کو ترتیب دینے سے قبل فقہ اور اصول فقہ پر جس قدر مستند لٹریچر موجود تھا۔ ان سب سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اور نہایت احتیاط سے تدوین کا کام انجام دیا گیا ہے۔ بعینہ یہ معاملہ فتاویٰ ابراہیم شاہی کے ساتھ

شرقی سلطان کے خاندان سے تھا۔ اور جونپور اس کا دارالخلافہ تھا۔ اس کی جو فتاویٰ مرتب کیا گیا تھا۔ فتاویٰ ابراہیم شاہی کے متعلق مولوی عبدالاول کی کتاب مفید المفتی میں تفصیل دیکھی جاسکتی ہے لیکن فقہاء کے رو سے فتاویٰ حنفی کا یہ خیال ہے کہ یہ مجموعہ فتاویٰ دوسرے تمام فتاویٰ سے بہتر ہے۔ اور حنفی فقہ کی کتابوں میں ہدایہ کے بعد فتاویٰ عالمگیری کا مقام ہے۔

فتاویٰ عالمگیری کے مختلف زبانوں میں ترجمے

فتاویٰ عالمگیری کو عالمگیر نے اپنی مملکت میں شریعت اسلامی کی روشنی میں مقدمات کے فیصلے کے لئے مدون کرایا تھا۔ شریعت اسلامی کا بیش بہا خزانہ اس میں موجود ہے۔ اور آج بھی اپنی افادیت اور جامعیت کے لحاظ سے کسی بھی اسلامی مملکت کے لئے بہت ہی اہم اور مفید ہے۔ اور خود مسلمانوں میں یہ کتاب مقبول رہی ہے۔ عالمگیر نے خود اپنے عہد میں عوام کے استفادہ کے لئے فارسی میں ترجمہ کا حکم دیا تھا۔

اصل کتاب عربی زبان میں تھی۔ اس لئے عام لوگوں کے استفادہ کے لئے عبداللہ خلفی کو فارسی میں ترجمہ کرنے کے لئے مقرر کیا۔ آپ کے کئی ایک شاگرد بھی اس کام میں شریک تھے۔ مولانا خود ایک بڑے عالم اور محقق تھے۔ وہ عربی' فارسی و ترکی کے مستند عالم کے علاوہ مختلف دوسرے علوم میں بھی مہارت رکھتے تھے۔ ان کی کئی کتابیں تصوف اور فقہ میں ہیں۔ آپ کا عالمگیر نے روزینہ مقرر کر دیا تھا۔ اور درباری خدمات سے آزاد کر دیا تاکہ اس خدمت کو انجام دے سکیں۔

فارسی نسخہ موجود نہیں ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غالبتاً" فارسی کا ترجمہ معیار پر نہ ہونے کے باعث قبولیت حاصل نہ ہوسکا ہو حالانکہ ولیم بیل (ThomasWillam Beal) نے اپنی کتاب (حیات طیبہ 405) اور پروفیسر ایم اے شسری (A.M.A. Shustry) نے اپنی کتاب (Outline of Islamic Culture) کے حصہ دوم صفحہ 260 پر فارسی ترجمہ کا ذکر کیا ہے۔ لیکن تینوں حضرات نے کوئی مستند حوالہ کتاب کا نہیں دیا ہے۔ جس سے معلوم ہو کہ کس نسخہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

فتاویٰ کے کچھ کا ترجمہ فورٹ ولیم کونسل کی خواہش پر قاضی القضاۃ محمد نجم الدین خاں

نے کیا تھا۔ جو 1813ء میں کلکتہ سے اور بعد میں کانپور سے "کتاب الحدود" کے نام سے شائع ہوا
ہے۔ جو اب نایاب ہے۔ پٹنہ کی خدا بخش لائبریری میں ایک غیر مکمل قلمی نسخہ موجود ہے لیکن
کرنے والے کا نام تحریر نہیں ہے اس کی پشت پر کتاب الحدود کا نام تحریر ہے۔ موازنہ سے معلوم
ہوتا ہے کہ یہ قاضی نجم الدین کے ترجمہ کی نقل ہے۔ خلاصہ یہ کہ فتاویٰ عالمگیری کا ترجمہ
لوگوں کے استفادہ کے لئے فارسی میں کرایا گیا تھا۔ لیکن کوئی نسخہ مکمل نہیں ملتا۔

اردو:۔ ہندوستان میں انگریزوں کے دور اقتدار شروع ہو جانے کے بعد جب مسلمان رفتہ رفتہ عربی، فارسی دونوں زبانوں سے نابلد ہونا شروع ہوگئے۔ تو عامۃ المسلمین کو فتاویٰ عالمگیری سے روشناس کرانے کے لئے اردو میں ترجمہ کی ضرورت محسوس کی گئی۔ اور اس کتاب کو ہندوستان کے مشہور قانون دان سید امیر علی نے جو کئی ایک کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ اردو ترجمہ کیا۔ یہ ترجمہ 1872ء میں نول کشور پریس لکھنؤ سے دس جلدوں میں طبع ہو چکا ہے اب پاکستان میں موجودہ حالات اور ضروریات کے پیش نظر تو یہ ضروری ہے۔ کہ دوبارہ اس کی اشاعت کی جائے۔ حکومت خود اپنی نگرانی و اخراجات میں کرے۔ کیونکہ کسی پرائیویٹ ادارے کے بس کا نہیں کہ اس قدر ضخیم پر کثیر رقم صرف کر کے اشاعت کر سکے۔

انگریزی:۔ انگریز زبان میں ہنوز کوئی مکمل ترجمہ نہیں ہے۔ اس کی مختلف وجوہات ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ سیاسی وجوہات سے اس کی ضرورت کو محسوس کیا گیا ہو کہ انگریزی میں اس کا ترجمہ کرایا جائے۔ دوسری اس کی ضخامت بھی اس کام میں مانع ہو سکتی ہے۔ اس لئے کہ کتاب بہت ہی ضخیم ہے اور ترجمہ کے لئے محنت کے ساتھ ساتھ فقہ اسلامی اور زبان پر عبور ہونا لازمی ہے۔ البتہ فتاویٰ کے ایک حصہ کا ترجمہ این۔ بی۔ ای۔ بیلی N.B.E. Baila نے انگریزی Digest Mohammoten Hanifeca & Islamic Law In India A کے نام سے کیا ہے جو نامکمل ہے۔

اگر حالات اور وسائل اجازت دیں تو کتاب کی افادیت کے پیش نظر اس کا انگریزی ترجمہ بہت مفید ہوگا۔

کتابیات

مقالہ کی تیاری میں ان کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔ خاص طور پر اول الذکر دو سے۔

... عالمگیری (اردو) محمد ساقی مستعد خاں ساقی۔
... اسلام (انگریزی) کراچی (جلد نمبر 7 اشاعت 16، 1530ء مقالہ فتاویٰ عالمگیری۔

3. A bron history of Muslim Rule in India by Ishwari Pra...
4. Administration Justice in Medieval India by M.B. Ahm...
5. History of Aurangzeb (Vol I and V) Sir T.N. Sarkar
6. ...otry of India as Told by its own Hisotrian by Ellio...
8. ...wcan (Mosghul Period)

... التواریخ۔ ملا عبدالقادر بدایوانی

...tudies in Aurangzeb Reign - Sir J.N. Sen

...urangzeb and His Time - Zahiruddin Farooqi

... رقعات عالمگیری۔ سید نجیب اشرف ندوی۔
... اور نگزیب عالمگیر پر ایک نظر۔ شبلی نعمانی۔

ہر قسم چپس خریدنے کے لئے
بااعتماد فیکٹری
مساجد اور دینی مدارس کے لئے
خصوصی رعایت
شریف اینڈ کو سٹون چپس فیکٹری جی ٹی روڈ جہانگیرہ تحصیل ضلع نوشہرہ

قمار (جوا) (GAMBLING) کے معیشت پر اثرات

ذاکر حسن

جوا نص قطعی کے ساتھ حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ یاایہا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون (مائدہ/۹۰) اے ایمان والوں بات یہی ہے کہ شراب جوا اور بت وغیرہ اور قرعہ کے تیر یہ سب گندی باتیں شیطانی کام ہیں سو اس سے بالکل الگ رہو تاکہ تم کو فلاح ہو۔

فاجتنبوہ صیغہ امر ہے۔ یعنی مذکورہ گندی چیزوں سے بچنے کا حکم ہے۔ امر وجوب کا تقاضا کرتا ہے۔ جب ان اشیاء سے بچنا واجب ہوا تو لازماً" ان کے اندر حرمت ثابت ہوگی۔ ... میں مذکورہ چیزوں کی حرمت کی تاکید کے لئے آگے فرمایا رجس من عمل الشیطن یہ شیطانی کام ہیں۔ شیطان کبھی بھی حلال باتوں کا حکم نہیں کرتا۔ امام ابوبکر الجصاص من عمل الشیطن کے بارے میں فرماتے ہیں۔ فاکد بذلک ایضاً" حکم تحریمہا (الاحکام القرآن للجصاص ج 2/ 465) یعنی اس جملہ میں حرمت کی تاکید ہے۔ اور پہلے جملے فاجتنبوہ سے حرمت ثابت ہوئی۔ جوئے کی حرمت میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

قمار، میسر، مخاطرۃ

جوئے کے بارے میں تفاسیر میں یہ تین الفاظ ملتے ہیں۔ اور یہ تینوں جوئے کی حقیقت کو واضح کرتے ہیں۔ تقریباً" تمام مفسرین نے اپنی اپنی تفاسیر میں جوئے کی حقیقت کو مثالوں کی شکل میں واضح کیا ہے۔ جاہلیت کے دور میں جو جوا کھیلا جاتا تھا۔ اس کا ذکر کیا ہے۔

جوئے کے لئے زیادہ تر تفاسیر اور کتب فقہ میں قمار کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے جوئے کی تعریف اور حقیقت کو اس لفظ کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔

قمار کی تعریف :۔ تعریف کے ساتھ ساتھ کسی شئی کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔ اس طرح کسی شئی کی حقیقت کو جامعیت کے ساتھ جن الفاظ کے ساتھ بیان کیا جائے اس کو تعریف کہتے ہیں۔ ایک حقیقت مختلف شکلوں میں پائی جاسکتی ہے۔ مثلاً جاہلیت میں جوئے کی شکل :

... ونٹ میں چند افراد شریک ہوکر اس کو ذبح کردیتے۔ اور کچھ تیر حصوں کے لئے ... تھے۔ کسی کو گوشت مل جاتا تھا کوئی محروم رہتا تھا۔ آج کل جوئے کی بے شمار ... بازی وغیرہ۔ لہٰذا جوئے کی حقیقت کو جاننے کے لئے اس کی تعریف کا جاننا ... ہے۔ امام ابوبکر الجصاص فرماتے ہیں۔ وحقیقتہ تملیک المال علی ... (احکام القرآن ج 2 465) یعنی جوئے کی حقیقت یہ ہے کہ مال کا مالک بننے ... بارے مال کے آنے یا جانے کا مکمل خطرہ ہوتا ہے ملاجیون فرماتے ہیں۔ لان ... یوجب رفع المال او اخذ المال (التفسیرات الاحمدیہ ص ...) ... مال یا آئے گا یا جائے گا۔ امام رازی فرماتے ہیں۔ میسر مصدر من ... اخذ المال الرجل بیسر وسہولت من غیر کد ولا تعب میسر ... یسر کے معنی آسانی اور سہولت کے ہیں۔ جوئے میں بھی دوسرے کا مال بغیر تکلیف ... برداشت کے۔

جوئے کی جامع مانع تعریف معجم لغۃ الفقہاء میں ہے۔ لکھتے ہیں کل لعب ... فیہ ان یاخذ الغالب من المغلوب شیأ" (ص 369) ہر وہ ... جس میں یہ شرط لگائی جائے کہ غالب (جیتنے والا) ... (ہارنے والا) سے کچھ لے گا۔

... تعریف یہ ہے۔ تعلیق الملک علی الخطر والمال من ... ترجمہ :۔ ملکیت کو خطرے پر موقوف کرنا جب کہ دونوں طرف سے مال ہو۔ ... میں بھی قمار کی یہی تعریف ہے۔ (ص 369)

... حقیقت :۔ ان تمام تعریفات کو سامنے رکھ کر دیکھا جائے تو قمار کی حقیقت یہ ... ہے کہ جوئے میں دونوں طرف سے مال داؤ پر لگتا ہے۔ دونوں میں سے ایک سارا ... جائے گا یا ہار جائے گا۔ یعنی مال کے آنے یا جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اور شروع سے ... بھی لگی جاتی ہے۔ اگر شرط ایک جانب سے ہو تو وہ جوا نہیں ہوگا۔ مثلاً ایک ... سے کہے کہ اگر آپ نے کھیل جیتا تو اتنی رقم دوں گا اور اگر میں نے یا ہم ... کچھ بھی نہیں لیں گے۔ یہ انعام کی ایک صورت ہے۔ اس طرح دو ٹیموں کا ... گورنمنٹ اعلان کردے کہ جیتنے والی ٹیم کو اتنا انعام ملے گا تو یہ جائز ہے۔ یہ

Scanned with CamScanner

محل ول ہوئی ہے۔ بلکہ ملک کو مادی ترقی میں بڑھانے کے لئے حکومت مختلف شعبہ ہائے زندگی میں ایسا کرے تو بہت مفید ہوگا۔ عالمگیری میں ہے گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی وغیرہ کے مقابلے میں اگر ایک جانب سے عوض دینا طے پایا ہو تو جائز ہے اور اگر بدل اور عوض دونوں جانب سے ہو تو قمار اور حرام ہے۔ وانما یجوز ذلک ان کان البدل معلوما فی جانب واحد بان قال ان سبقتنی فلک کذا وان سبقتک لاشیئی لی علیک اور علی القلب اما اذا کان البدل من الجانبین فھو قمار حرام۔ (عالمگیری ج 5/324)

جوا کھیلنے کی وجہ:۔ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ جوا ایک نفسیاتی بیماری ہے تقریباً ہر انسان چاہتا ہے کہ آسان طریقے سے بغیر کسی مشقت کے بہت کم وقت میں زیادہ مال کما کر سکھ کا سانس لے۔ لیکن شریعت اسلامیہ نے "احتیاطاً" ہر مسلمان کے لئے مال کی کمائی کے راستے بتا دیئے ہیں۔ سب سے بڑے دو راستے ہیں۔ ذہنی کاوش اور بدنی محنت و مشقت … میں سب سے زیادہ رواج انہی دو راستوں کی کمائی کا ہے۔ ہر ایک کی اپنی اپنی اجرت ہے یعنی انسان یا تو عقل آزمائی کے ذریعے کمائے گا یا بدن آزمائی اور زور آزمائی کے ذریعے جوئے کے کھیل میں نہ عقل آزمائی ہوتی ہے۔ نہ بدن آزمائی۔ بلکہ صرف قسمت آزمائی ہوتی ہے۔ جوئے کے بعض کھیلوں میں عقل آزمائی اور زور آزمائی دونوں قوتیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً دو کھلاڑی یا دو ٹیمیں کشتی یا فٹ بال کے مقابلہ میں یہ شرط لگائیں کہ جیتنے والے کو ہارنے والا اتنی رقم دے گا۔ اس کے ناجائز ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس طرح کھیل پر قمار کی تعریف مکمل طور پر صادق آتی ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اس کھیل میں ابتداء ہی سے قسمت آزمائی کی شرط لگ گئی۔ ابتداء میں پتہ نہیں چلتا کہ کون جیتے گا کون ہارے گا۔ قمار کے علاوہ جتنے شرعی عقود اور معاملات ہیں کسی میں بھی کوئی ایسی قسمت آزمائی کی شرط نہیں ہے اگر کسی نے کسی جائز عقد میں اس قسم کی شرط لگائی تو یہ عقد اور معاملہ ناجائز ہو جائے گا۔ امام ابوبکر الجصاص فرماتے ہیں۔ حقیقتہ تملیک المال علی المخاطرۃ وھو اصل فی بطلان عقود التملیکات الواقعۃ علی الاخطار کالھبات والصدقات وعقود البیاعات ونحوھا اذا علقت علی الاخطار بان یقول قد بعتک اذا قدم زید وھبتہ لک اذا خرج عمرو۔ (الاحکام القرآن ج [illegible])

… قمار کی حقیقت یہ ہے کہ مال کی ملکیت کو دونوں جانب خطرات پر موقوف … یا جائے) تمام ایسے معاملات مثل ہبہ و صدقہ جن میں مالک بننے کے لئے … کو شرط قرار دیا جائے ان کے بطلان کے لئے قاعدہ کلیہ ہے مثلاً ایک آدمی کے … اس وقت آپ کے ہاتھ فروخت کروں گا جب زید تشریف لائے۔ یا فلاں … کو جب عمرو نکل آئے۔ اس قسم کے عقود و معاملات ناجائز ہیں۔ کیونکہ … اور عمرو کے آنے کا کوئی پتہ نہیں۔ یہ آدمی کی اپنی قسمت پر موقوف ہے۔ کہ … ہے یا نہیں۔

… کھیلیں:۔ جوا تو مختلف طریقوں سے کھیلا جاتا ہے لیکن چند صورتیں ذکر کی … (1) لاٹری ہر آدمی اس کو جانتا اور سمجھتا ہے۔ (2) تاش کے پتے بعض آدمی تاش کے ساتھ مختلف قسم کے کھیل کھیلتے ہیں اور جانبین سے مالی شرطیں لگتی ہیں۔ جیتنے … لیتا ہے۔ (3) کھیل مختلف کھیلو سے ٹیمیں ہار جیت میں ایک دوسرے کے ساتھ … کرتی ہیں۔ جس کی وجہ سے جائز کھیل بھی جوا بن جاتا ہے۔ بین الاقوامی کھیلوں … میں شرطیں لگاتے ہیں۔ ایک آدمی کہتا ہے کہ پاکستان کی ٹیم جیتے گی دوسرا ہندوستان کی۔ اس طرح دونوں تماشائی ہزاروں اور لاکھوں روپے کی شرطیں لگا کر مال لٹواتے ہیں۔ کھیلوں کے موسم میں اربوں روپے کا جوا کھیلا جاتا ہے۔ (5) کبھی … کھیلتے ہوئے کھلاڑی دونوں طرف سے مالی شرطیں لگاتے ہیں۔

پرائز بانڈ:۔ اس کا بھی بڑا رواج ہے۔ علماء کے نزدیک ناجائز ہے۔ جتنے لوگ پرائز … ہیں۔ وہ جوا ہی کھیلتے ہیں۔ اگرچہ پرائز بانڈ کی رقم خریدار کو دوبارہ مل سکتی ہے … کہ پرائز بانڈ اس کے ساتھ ہوتا ہے یہ جوا کھیلتا رہتا ہے۔ ہر بار اس انتظار میں … اس دفعہ انعام (جوئے کی رقم) نکل آئے گا۔ جب مایوس ہو جاتا ہے تو پرائز بانڈ … بانڈ فروخت کر دیتا ہے پھر وہ اس پر جوا کھیلتا ہے یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ خلاصہ … صورتیں مثلاً تجارتی لاٹری اور پرائز بانڈ تو جوا ہے۔ لیکن بعض معاملات کو لوگ … جوا بنا دیتے ہیں۔ مثلاً کھیل وغیرہ حالانکہ فی نفسہ وہ جائز ہوتے ہیں۔

… اثرات:۔ کمائی کے ذرائع میں دو بڑے راستے ہیں۔ (1) عقل (2)

Scanned with CamScanner

(۱) انسان ان دو راستوں سے خوب مال کماتا ہے۔ یوں تو ہر کمائی میں انسان اپنی (عقل)
بدنی محنت کا دخل ہوتا ہے کیونکہ کسی شعبہ زندگی میں بالکل کو کوئی ملازم نہیں رکھتا۔ اس
ہر ایک کمائی کے ساتھ بدن کی کچھ نہ کچھ مشقت ضرور شامل ہوتی ہے۔ لیکن بعض
میں عقل کا دخل اور حصہ زیادہ ہوتا ہے مثلاً ڈاکٹری، انجینئرنگ، معلمی اور دفتری ملازمت
اور بعض ملازمتوں میں بدنی محنت کا زیادہ حصہ ہوتا ہے۔ جیسے زمینداری، دکانداری، مزدوری
وغیرہ۔ تو ان ملازمتوں میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ دو قوتیں عقل اور بدنی مشقت کا بھرپور
ہے۔ لیکن جوئے کی وجہ سے یہ دونوں قوتیں بے کار اور شل ہو کر رہ جاتی ہیں۔
سے کام لیتا ہے اور نہ بدن کو تکلیف دینا گوارا کرتا ہے بلکہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر اپنی
کے آسرے پر بیٹھ کر اس باطل راستے کی کمائی اگر ہاتھ لگ جائے تو کھا لیتا ہے ورنہ
لیکر زندگی بسر کرتا ہے یا پھر دیگر منفی ذرائع چوری اور رشوت وغیرہ سے بھی دریغ نہیں
اگر کسی جائز راستے سے کوئی مال ہاتھ لگا تو اس کو بھی جوئے کی نذر کر دیتا ہے۔ مثلاً کسی
کچھ مال اس کو ہدیہ میں دیا۔ یا ہبہ کر دیا یا میراث میں ملا تو فوراً اس کو جوئے کی
کہ شاید مزید کما لوں۔ بعض لوگوں کو جوئے کی ایسی لت پڑی ہوتی ہے کہ محنت و مزدوری
کمائی کو جوئے میں ضائع کر دیتے ہیں۔ معاشرہ میں دو قسم کے جوارئے پائے جاتے ہیں ایک
جن کا کام صرف جوا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی محنت اور مزدوری نہیں کرتے۔ کچھ ایسے
ہیں کہ محنت و مزدوری کی کمائی پر جوا کھیلتے ہیں۔ بلکہ بڑے بڑے سرمایہ دار اور وی آئی
قسم کے لوگ بھی جوا کھیلتے ہیں۔ بڑے بڑے شہروں میں کلبوں کے اندر یہ سب کچھ
ہے۔ معاشرہ میں جتنے متوسط طبقہ کے جوارئے ہیں ان سب کی زندگی بمع ان کے زیر کفالت
خاندان کی تنگ دستی اور تنگ معیشی کی ہوتی ہے۔ قرآن مجید کی مذکورہ آیت جس میں
کی حرمت کا ذکر اس کے آخر میں قمار کا اثر اللہ تعالیٰ نے بتا دیا۔ فرمایا کہ شراب اور
شیطانی کام ہیں۔ پھر فرمایا شیطان شراب اور جوئے کی وجہ سے تمہارے آپس میں عداوت
بغض ڈالتا ہے آخر میں فرمایا ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ (مائدہ) اور
تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے۔ یعنی جوا ریا اللہ کے ذکر (یاد) سے غافل ہو
ہے۔ دوسرے مقام پر فرمایا ومن اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکا
(طٰہٰ/۱۲۴) اور جس نے منہ پھیرا میری یاد سے تو اس کو ملتی ہے گذران تنگی کی۔

شبیر احمد عثمانی بڑی عجیب تفسیر بیان کی ہے چند سطور ملاحظہ فرمائیں اس کی
تنگ کر دی جاتی ہے۔ گو دیکھنے میں اس کے پاس بہت کچھ مال و دولت اور
نظر آئیں مگر اس کا دل قناعت اور توکل سے خالی ہونے کی بناء پر ہر وقت
دنیا کی فکر اور کمی کے اندیشہ میں بے آرام رہتا ہے کسی وقت ننانوے کے
نہیں اٹھتا۔ (تفسیر عثمانی ص ۴۱۵) بڑے بڑے سرمایہ دار جوا بازوں کی حالت
ہے۔ باوجود وسعت مال کے ان کی معیشت کو اللہ ان پر تنگ کر دیتے ہیں۔
صرف یہ نہیں کہ ضروریات اور آسائش کے حصول کے لئے انسان کے پاس
بلکہ مال و دولت کے ہوتے ہوئے انسان جو چین و سکون چاہتا ہے اس سے
معیشت کی اصل تنگی یہی ہے۔ اس کے مقابلہ میں ایک غریب دیندار مال
مخلص کی زندگی بڑی خوش عیش ہوتی ہے۔
دولت کا ذریعہ نہیں :- انسان اگر سوچے تو جوا بازی میں صرف انتقال
کرنسی ان جواریوں کے ہاتھوں میں پھرتی رہتی ہے کبھی ایک کے پاس کبھی
کے پاس۔ جوا افزائش دولت کا ذریعہ نہیں۔ اس سے دولت میں اضافہ نہیں ہوتا۔
اضافہ کے لئے محنت مزدوری کی جاتی ہے۔ خون پسینے کی کمائی سے جوا کھیلا جاتا
انسان کے اندر کی ایک حرص ہے کہ جوئے کے ساتھ دولت بڑھ جائے گی۔ اور
حلال کے راستے کی کمائی میں اللہ نے برکت رکھی ہے۔ برکت تو کمائی کے اس ذریعہ
میں جس کو شریعت نے جائز قرار دیا ہو۔ عام لوگوں کو چاہئے کہ معاشرہ میں اس بیماری کو
ختم کرنے کی کوشش کریں۔ اور حکومت کو بھی چاہئے کہ طاقت کے استعمال کے ساتھ
بڑے اور اونچے گھرانے کے جواریوں کا قلع قمع کرے۔ تاکہ فرد کی اور اجتماعی
زندگی میں انتظام اور برکت پیدا ہو۔

مضامین کو بلاکم وکاست اور بغیر تبصرہ کے قارئین تک پہنچانا چاہتا ہے اور اہل علم
حضرات کی طرف سے اس پر ٹھوس دلائل کے ساتھ تنقید کو قبول کرکے شائع
کرتا ہے۔ کسی شائع شدہ مضمون کے ساتھ ادارے کا اتفاق ضروری نہیں۔
تحقیق اور صحیح نتیجے تک پہنچنا ہوتا ہے۔ لیکن یہ مطلب ہرگز نہیں کہ قرآن و
سنت کی قدروں سے متصادم مضمون کو بھی اس کے صفحات میں جگہ دی جائے۔

دار الافتاء
مفتی غلام الرحمٰن

"مانع حمل دوائیوں کا استعمال" "غیر مسلم ممالک کے تیار گوشت کا حکم"

عورت کو ماہر ڈاکٹر یہ مشورہ دے۔ کہ بچوں کی ولادت سے اس کی زندگی کو خلاف ... خطرات کا سامنا ہے۔ اور صحت تیزی طرح متاثر ہوگی کیا ایسی عورت کے لئے مانع ... دوائیوں کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

"خاندانی منصوبہ بندی" کی محنتیں بھی ایسی ہمدردی کے تحت ہو رہی ہیں۔ شرعی نقطہ ... سے خاندانی منصوبہ بندی کی تجاویز اور مشوروں پر عمل کرنا کیسا ہے۔ بینوا توجروا۔

قاری سید داود شاہ ہاشمی پشاور

الجواب و باللہ التوفیق۔

اگر بیوی کی صحت خلاف طبع کمزوری کا شکار ہو۔ بار بار حمل سے کسی عضو معطل ہونے ... زندگی سے ہاتھ دھونے کا خطرہ ہو یا علوق سے موجودہ بچے کی رضاعت کا مسئلہ در پیش ہو ... فوری حمل سے ماں کا دودھ منقطع ہو کر موجودہ بچے کے لئے خوراک کا متبادل انتظام نہ ... ہو سکتا ہو ایسی صورت میں عورت کے لئے مانع حمل دوائیوں کا استعمال جائز ہے۔ بلکہ چا... مہینوں تک اگر علوق ہو۔ تو اس کے اسقاط کا معالجہ بھی مرخص ہے۔ تاہم چار ماہ پورے ہونے پر ان اعذار کے باوجود اسقاط حمل ناجائز ہے۔ کیونکہ پہلی صورت میں اسقاط سے انسا... (ماں) کی ذات بچ سکتی ہے جبکہ بچہ تا حال مکمل نہ ہونے کی وجہ سے ماں کی زندگی کا تحفظ زیادہ مناسب ہے لیکن چار مہینوں کے بچہ مکمل ہونے پر یہ بھی ایک انسان بن جاتا ہے پھر ایک انسان کے تحفظ کے لئے دوسرے انسان کو قربان کرنا دانشمندی کا تقاضا نہیں۔

والدلیل علی ماقلنا مافی ردالمحتار علی الدرالمختار المعروف بشامی (وجاز لعذر) کالمرضعة اذا ظهر بها الحبل وانقطع

... الصبی ما یستاجر به الظئر ویخاف هلاک الولد ... تعالج فی استنزال الدم ما دام الحمل مضغة او علقة ... عضو وقدروا تلک المدة بمائة وعشرین یوما وجاز ... وفیه صیانة الآدمی (ج 5/305)

... اسقطت بعد ما استبان خلقه وجبت الغرة (ج 5/356)

... منصوبہ بندی" کے مشوروں پر عمل کرنا شرعی نقطہ نظر سے قابل توجیہ ہے۔ ... کے ہاں اسقاط حمل یا مانع حمل دوائیوں کا استعمال معیشت کے نقطہ نظر ... کا نام نعرہ ہے۔ "کم بچے زیادہ آرام" بچے دو ہی اچھے ان کی سوچ ہے کہ نسل ... کے رزق کا کیا بنے گا۔ آبادی زیادہ ہو کر لوگ کہاں سے کھائیں گے؟ کثرت ... پر ناقابل تحمل بوجھ پڑتا ہے۔ لیکن شرعی نقطہ سے اس نظریہ سے اولاد ... اسقاط حمل کے لئے دوائی کھانا اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور "ان اللہ ... القوة المتین" کی صفت خاصہ سے بغاوت کے مترادف ہے اسلامی نقطہ نظر سے ... کے بارے میں سوچا جا سکتا ہے۔ لیکن تنگی رزق کے نظریئے سے اولاد کو مارنا ... کی رسم ہے۔ جس سے قرآن منع کر رہا ہے۔

ولا تقتلوا اولادکم خشیة املاق نحن نرزقهم وایاکم ان قتلهم کان ... (بنی اسرائیل / 63)

... اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے نہ مار ڈالو ہم روزی دیتے ہیں ان کو اور تم کو بے ... قتل کرنا بڑی خطا ہے۔ بہرحال شریعت کے نزدیک اولاد میں وقفہ رکھنا یا مانع حمل ... استعمال طبی نقطہ نظر سے ہے۔ معیشت کے نقطہ نظر سے اس کا سوچنا حرام ہے۔ ... منصوبہ بندی والے معیشت کے نظریئے سے اسکا مطالعہ کرتے ہیں۔ یوں دونوں ... زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اس لئے فیملی پلاننگ تجاویز اور مشوروں پر آنکھیں بند ... کرنا نئے مسائل پیدا ہونے کا ذریعہ ہے۔ جس معاشرہ میں امن و سکون کی جگہ ... خوفی خطرہ ہے۔

... ممالک میں پیکٹ میں بند تیار گوشت ملتا ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے۔ ... کے طریقہ پر ذبح کیا ہوا ہے لیکن معلوم نہیں کہ اس کی حقیقت کیا ہے؟

ایسے گوشت کا کھانا جائز ہے یا نہیں بلکہ بعض ایسے علاقے ہوتے ہیں کہ خود مرغ
کرنا ممکن نہیں ہوتا ہے۔

الجواب و باللہ التوفیق۔

کسی حلال حیوان کے گوشت کھانے کے لئے بنیادی شرط اسکا شریعت کے بتائے ہوئے
کی روشنی میں ذبح کرنا ہے۔ جو حیوان شرعی طریقہ سے ذبح نہ ہو۔ وہ مردار بلکہ
حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ولاتا کلو اممالم یزکر اسم اللہ علیہ
لفسق (الانعام/121)
کسی حیوان کو نہ کھاؤ جس پر ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے یقیناً اس کا کھ
ہے۔

شرعاً ذبح کرتے وقت دیگر شرائط کے علاوہ اللہ تعالیٰ کا نام لینا ضروری ہے۔ جس حیوان
کسی بھول کے قصداً" اور عمد اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے تو اس حیوان کا کھانا حلال
شریعت نے اس میں مسلمان کی طرح اہل کتاب کی زبان سے اللہ تعالیٰ کے نام لینے کو
دیگر ذبح حلال قرار دی ہے۔ اس لئے اگر یہودی اور عیسائی بھی اللہ تعالیٰ کا نام لیکر حیوان
کرے۔ تو اسکا کھانا حلال ہے۔ البتہ اگر یہودی اور عیسائی کسی مذہبی ہٹ دھرمی کا ثبوت
حضرت عیسیٰ یا حضرت عزیزؑ کا نام لیکر حیوان ذبح کرے تو وہ حیوان "مااہل لغیر اللہ"
حکم میں ہو کر اس کا کھانا حلال نہیں۔ لما قال ابن نجیم المصری وحل ذب
مسلم وکتابی لقوله تعالیٰ و طعام الذین اوتوالکتب حل ل
ولافرق فی الکتابی بین لن یکون ذمیا اوحربیا ویشترط
لایذکر فیه غیرالله تعالیٰ حتی لوذکر الکتابی المسیح اوعز
لایحل۔

(بحرالرائق 8/...)

گوشت کے تیار پیکٹ کے بارے میں جو خبر دی جاتی ہے کہ یہ شرعی طریقہ پر ذبح کیا
ہے۔ اور یہ خبر باعث اطمینان ہو۔ تو اس پر عمل کرکے گوشت کھایا جاسکتا ہے۔ تاہم
لکھنے پر اکتفا کے بجائے سفارتی ذرائع یا کسی دوسرے قابل اطمینان ذرائع کو بروئے کار
اطمینان حاصل کرنا زیادہ بہتر ہے۔

ذالک مافی الهندية
... له مجوسیا اوخادما فاشتری لحما فقال اشتریته
... نصرانی وسعه اکله وان کان غیر ذالک لم یسعه ان یاکل
... کان ذبیحة غیر الکتابی والمسلم لانه لما قبل قوله فی
... یقبل فی الحرمة (ج 5/3,8)
... اطمینان ذرائع میسر نہ ہوں۔ تو غیر اعتمادی ذرائع اخبار کو نشانہ علم بنا کر شک
... میں گوشت کے متبادل مچھلی یا سبزی کا استعمال کرنا زیادہ بہتر ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

غلام الرحمن

1417/3/21

صورتی اور پائیداری کی ضمانت
بہترین اور دیدہ زیب چپس
خریدنے کے لئے
گل چپس فیکٹری
یاد رکھیں
... چپس فیکٹری ورسک روڈ پشاور
فون نمبر
273281

تبصرۂ کتب

کتاب کا نام: زادالداعی / داعی کا توشہ (عربی اردو)
مولف: حضرت مولانا اکرام اللہ جان قاسمی فاضل دیوبند
صفحات: 64
قیمت: 10 روپے
ناشر: مکتبہ سعیدیہ بیرون تبلیغی مرکز رائے ونڈ ضلع لاہور

دعوت و تبلیغ (اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا) تمام انبیاء علیہم السلام کا پہلا اور بنیادی منصبی رہا ہے۔ قرآن کریم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت خاص داعی الی اللہ مذکور ہے۔ وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا (احزاب ر ۴۶) امت آپ کے نقش قدم پر دعوت الی اللہ کو فرض کیا گیا ہے ارشاد ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر (آل العمران ر ۱۰۴) اس عمل عظیم کے لئے کچھ اصول و آداب ہیں جو بعض منصوص ہیں جن میں کسی تغیرو تبدل کی گنجائش نہیں وہ اپنی جگہ اٹل ہیں جبکہ ازمنہ وامکنہ کے اختلاف اور تغیر پذیری کے پیش نظر دعوت کے تمام اصول و آداب کی تنصیص شریعت کی طرف سے نہیں کی گئی ہے بلکہ یہ زمانے کے اہل علم و فضل اور اصحاب دعوت کی مزاج شناسی اور فراست ایمانی پر چھوڑا گیا ہے کہ وہ اپنے زمانے کے حالات کو پیش نظر رکھ کر کوئی بھی اصول و آداب (شریعت سے غیر متصادم) کی وضع کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد الیاس کی قبر پر کروڑھا رحمتیں نازل فرمائے کہ آپ نے عصر حاضر کی نبض شناسی فرماتے ہوئے دعوت و تبلیغ کے کام کی تجدید فرمائی اور مشوری اکابر و بزرگوں سے اس کے لئے اصول و آداب وضع کئے۔

ہمارے رفیق محترم حضرت مولانا اکرام اللہ جان قاسمی صاحب فاضل دیوبند نے انہی اصول و آداب کو "زادالداعی" کی شکل میں فصیح عربی اور سلیس اردو کا جامہ پہنا کر خصوصاً اور تمام مستفیدین پر عموماً احسان عظیم فرمایا ہے۔

زادالداعی / داعی کا توشہ چھ نمبرر عمومی و خصوصی گشت کے آداب ر مشورہ کے آداب ر اعمال کے مذاکرے و تعارف اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے کی ترغیب کے لئے عربی اردو زبانوں میں مکالمہ اور دیگر فوائد پر مشکل احباب جماعت کے لئے ایک نادر تحفہ ہے۔

مولانا محترم کے ذریعے معلوم ہوا کہ ۱۹۹۰ء سے اب تک یہ کتاب بیسیوں ایڈیشن میں کثیر تعداد میں اہل دعوت و تبلیغ کے ذریعے دنیا کے کونے کونے میں پہنچ گئی ہے بہت سی روایات ملی ہے کہ ان پڑھ لوگوں نے اسے حفظ کر کے عربوں کے مجمع میں اس سے عربی تقریریں کی ہیں پاکستان میں عربی انگریزی ایڈیشن اور ایران میں عربی فارسی ایڈیشن بھی شائع ہو چکے ہیں احباب جماعت کے اندر اس کی مقبولیت کا اندازہ اس سے لگتا ہے کہ کتاب ختم ہو جانے پر لوگوں نے اسکی فوٹو کاپیاں لیں اور دعوت الی اللہ کے عمل کو سرانجام دیا۔

مولف محترم کتاب کی افتتاحیہ میں رقمطراز ہیں۔ زیر نظر کتاب اس قسم کی ایک ابتدائی کوشش ہے جس میں عربی زبان میں اردو ترجمہ کے ساتھ دعوت و تبلیغ کے روزمرہ کی باتیں مختصر اور سادہ انداز میں بیان کی گئی ہیں یہ بات پیش نظر رہے کہ ایک نمونہ ہے جس میں تمام اصول و ہدایات کا احاطہ مقصود نہیں ہے بلکہ مبتدی کو راہ پر لگانے کے لئے ایک ابتدائی کوشش ہے۔

ہماری رائے میں مولف محترم اس مقصد میں کامیاب رہے ہیں اللہ تعالیٰ مزید افادیت و ایصال کا ذریعہ بنائے اور مولف کے لئے ذخیرہ آخرت۔ آمین

کتاب کا کاغذ مناسب، کتابت جاذب اور طباعت راغب ہے۔

Scanned with CamScanner

اخبار الجامعہ

مولانا حسین احمد صاحب
استاد جامعہ عثمانیہ

○- 14 جولائی :- ممتاز عالم دین مولانا مفتی رضاء الحق مردانی مدرس دارالعلوم ذکریا لیشیا جنوبی افریقہ جامعہ میں تشریف لائے۔ حضرت مہتمم صاحب نے انہیں جامعہ کی کارکردگی سے آگاہ کیا۔ جس پر انہوں نے اطمینان کا اظہار فرمایا۔ موصوف کافی دیر تک جامعہ میں رہے۔

○- 20 جولائی :- جامعہ کی مجلس اساتذہ کے اجلاس میں 15 اگست 96ء بروز جمعرات جامعہ میں یوم سرپرستان کی تقریب کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ فیصلہ بھی ہوا۔ کہ طلبہ کے سرپرستان کے علاوہ شہر بھر کے جید علماء کرام اور بیرون شہر کے بعض جلیل القدر علماء کرام کو اس تقریب میں شرکت کی دعوت دی جائیگی۔

○- 22 جولائی :- جامعہ کے چہارنیم ماہی امتحانات شروع ہوئے۔ روزانہ دو پرچے ہوتے رہے۔ اس طرح 24 جولائی کو تحریری امتحان ختم ہوگیا۔ 25 جولائی جمعرات کا دن شفوی اور زبانی امتحان کے لئے مخصوص تھا۔ جس میں اساتذہ کرام نے طلباء سے شفوی امتحان لیا۔ واضح رہے کہ جامعہ میں ہر ماہ تعلیمی جائزہ ہوتا ہے۔ جبکہ دوران سال ربیع الاول کے اوائل میں ایک امتحان لیا جاتا ہے۔ جسے چہارنیم ماہی امتحان کا نام دیا گیا ہے۔

○- 25 جولائی :- امتحان کے اختتام پر جامعہ میں ایک ہفتے کی تعطیل کا اعلان کیا گیا۔

○- 2 اگست :- ایک ہفتہ کی تعطیل کے بعد جمعہ کے روز طلباء حاضر ہوگئے۔ اور 3 اگست بروز ہفتہ باقاعدہ اسباق کا آغاز کردیا گیا۔

Scanned with CamScanner